BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY

OU_222557

UNIVERSAL LIBRARY

OUP—552—7-7-66—10,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۴ع۳۱۵ Accession No. P.G. 822

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

بعون صانع ملک و ملکوت و فضل خلاق زمین و زمان

مجموعہ کلام فصاحت انضمام دلکش خاص و عام گلدستہ ریحان فصاحت سلک جواہر آبدار بلاغت موسوم بہ

[illegible]

از نتائج افکار بلند [illegible] خان صاحب [illegible] العالی

[illegible] ١٢٩٩

حسب الحکم جناب میاں عالمگیر محمد خان صاحب جاگیردار ریاست باہتمام محمد قادر علیخان [illegible]

در مطبع عام مفید واقع آگرہ بہ طبع مزین مطبوع طبائع اہل جہان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

الٰہی شوق دے الفت مین اپنی جانفشانی کا
کہ حاصل جس سے ہو مجکو نتیجہ زندگانی کا

رہون جب تک زمین پر تیرے فضل و لطف سے یا رب
نہ دیکھون خواب مین بہی منہ بلاے آسمانی کا

نہین پروا یہان تکلیف سے گذری کہ راحت سے
الٰہی ہو میسر عیش ملکِ جاودانی کا

نہ چوما سنگ در تیرا یہ حسرت رہ گئی دلمین
نہ پہونچا مین ترے در تک برا ہو ناتوانی کا

رہے آنکھون کو تیرے دیکھنے کا شوق روز افزون
کرے ٹھنڈا نہ اس شعلہ کو چھینٹا لنترانی کا

رہے راہِ طلب مین تیرے ہر دم خاک آلودہ
سرِ شوریدہ کو سودا نہین تاجِ کیانی کا

نہ تاج و تخت کی پروا نہ حسرت بادشاہی کی
مجھے ہے شوق کافی تیرے در کی پاسبانی کا

مسرت سے الٰہی دور رکھہ غمہاے عالم کو
کہ ہے ہر دم بھروسا اوسکو تیری مہربانی کا

کہو رضوان سے دیکھے آکے بستانِ رقم میرا
طفیلِ حمدِ یزدان رشکِ طوبیٰ ہے قلم میرا

گل افشان حمدِ خالق مین ہوا جب سے قلم میرا
بہارِ خلد پر ہنستا ہے گلزارِ رقم میرا

کیکی جستجو مین گرد پہرتا ہون ہر اک گہر کے
نظر آیا جو گہر مجہکو وہی ٹھہرا حرم میرا

دلِ غمگین مرا گر مسکنِ یادِ الٰہی ہو
نشاطِ ہر دو عالم پر سبق لیجاے غم میرا

اگر ہو جاے دامنگیر دل غم کا تیرے کانٹا
تو پہر کیا پوچہنا ہے ہو چکا باغِ ارم میرا

شمیم لطف سے اوسکے نہ دونگا مین تجہے نسبت
نہ کر ناناک مین دم اے نسیمِ صبحدم میرا

گناہون کو مرے ڈہانکے ہوے ہے تیری ستاری
جو یہ میری نہ ہو حامی تو کہلجاے بہرم میرا

دبا جاتا ہون سر پر بوجہ ہے بہاری گناہون کا
مدد اے داورِ محشر نہین اوٹہتا قدم میرا

الٰہی یاد سے تیری کبہی دم بہر نہون غافل
ترا ہی دم بہرون جبتک رہے سینہ مین دم میرا

فنا ہو جاؤن مین اے دل اگر اوسکی محبت مین
تو ہستی سے ہزارون درجہ بہتر ہو عدم میرا

دُہائی ہے تری رحمت کی اے خالق دُہائی ہے
نہین ہوتا ہے ہرگز دستکش مجہسے ستم میرا

رہون با چشمِ گریان سینہ بریان عشق مین تیرے
جدا دم بہر نہ ہو یارب مرے دل سے الم میرا

مسرت حمد لکہنے کا ارادہ جب مین کرتا ہون
خوشی مین آکے کیا کیا وجد کرتا ہے قلم میرا

یارب رہون مین شیفتہ نعتِ شریف کا
اعجاز ہو لقب مری نظمِ لطیف کا

غش آگیا لیا جو کسی نے نبی کا نام
ہجرِ نبی مین حال یہ ہے مجہ ضعیف کا

اک رنگ مین جہان کو رنگا فرق اوٹہا دیا
بے مایہ و غنی و وضیع و شریف کا

نامِ خدا ہو جب چمن آرا حضور سا
ڈر کیا ربیعِ گلشنِ دین کو خریف کا

فرعِ وجود کو تری ہے اصل پر شرف
روشن ہے نام تجہسے خلیلِ حنیف کا

ہے کالعدم وجود بہر و سر پر آپ کے
میرے جریمہ ہائے ثقیل و خفیف کا

گل مین کہان تیرے لب معجز نما کا رنگ
کیا ذکر ہے لطیف کی آگے کثیف کا

تعریف کیا لکھون ترے اصحاب پاک کی
حامی ہر ایک تہا تری شرع شریف کا

بس اس قدر ہے عرض مسرت حضور مین
رکھنا خیال روز جزا اس نحیف کا

چلتے ہین کس ادا سے وہ انداز دیکھنا
معجز نمائے نگہہ ناز دیکھنا

اچھا نہ ہو سکا نگہہ ناز کا مریض
اب پھر نہ کرنا دعوی اعجاز دیکھنا

دل اوڑ کے دام گیسوئے مشکین مین جا پہنسا
اس مرغ پر شکستہ کی پرواز دیکھنا

دم آگیا لبون پہ مرے اب تو دم نہ دے
مہمان کوئی دم کا ہون دمساز دیکھنا

بولا جہان کوئی مجھے اس کا گمان ہوا
کانون مین بسگئی ہے وہ آواز دیکھنا

مشتاق دید ہم بہی ہین کچہہ غیر ہی نہین
مڑ کر ادہر بہی اے بت طناز دیکھنا

پتہر کا دل کہان سے مین لاون تیری طرح
آسان نہین ہے پیاری ترے ناز دیکھنا

دیکھو نہ دیکھو بزم مین تم مجکو بار بار
کہلجاے غیر پر نہ کہین راز دیکھنا

بوسے عدو سے میری عبادت کو آکے وہ
کیا سچ طبیعت ان کی ہے ناساز دیکھنا

کہتا ہے ان سے قتل مرا تم سے ہوچکا
طرز سوال عاشق جانباز دیکھنا

تو سخت گیر ہے کہ مسرت ہے سخت جان
اب ہمکو ہے یہ غمزہ غماز دیکھنا

آپ کیا پوچھتے ہین ہجر مین کیا کیا دیکھا
میری تقدیر نے جو مجکو دکہایا دیکھا

دیکہکر حال پریشان وہ مرا کہتے ہین
الفت زلف پریشان کا نتیجا دیکھا

اب سماتا ہے کہان سرو چمن نظرون مین
اُس سہی قدکا ہے ہمنے قدِ بالا دیکھا

شوخی و ناز و ادا غمزہ و اندازِ بتان
ہمسے کیا کہون اِن آنکھونسے کیا کیا دیکھا

جو نہ ہونا تہا ہوا عشق مین تیرے ظالم
جو نہ دیکھا تہا وہ ہمنے ستم آرا دیکھا

آئینہ دیکھ رہے ہین وہ بڑی حیرت سے
میری حیرت کا کسیدن نہ تماشا دیکھا

سنکے باتین تری تسکین وہ ہوئی ای قاصد
مین نے اُس شوخ ستمگر ہی کو گویا دیکھا

وصل کی رات مین مچھلی کی طرح تڑپا ہون
اوسکی چوٹی مین جو موباف زری کا دیکھا

چشم پُر آب ہے پہرتا ہے کلیجا تہامے
اثرِ آہ **مسرت** ستم آرا دیکھا

جب مین کہتا ہون کبھی حال نہ میرا دیکھا
کہتے ہین پہیر کے مُنہ ناز سے دیکھا دیکھا

فتنۂ حشر کو خاطر مین وہ لاے کیا خاک
جسنے اُس آفتِ جان کا قدِ بالا دیکھا

یہ بھی اک چھیڑ نکالی ہے رولانے کو مرے
ہنس پڑے آپ جو مجکو کہین روتا دیکھا

ہوگیا پیکرِ تصویر کی صورت حیران
منہ ترا دیکھتے ہی اپنا یہ نقشا دیکھا

منہ سے نکلا وہین بیساختہ ماشاءاللہ
اک نظر جس نے ترا چہرۂ زیبا دیکھا

خود بخود کہنے لگے ہو مری تقصیر معاف
کیون اثر تمنے مری آہِ رسا کا دیکھا

بندہ گیا طور کے جلوے کا سمان آنکھون مین
بام پر ہمنے جو دیدار کسی کا دیکھا

آدمی ہی نہین جو دل سے نہ چاہے تمکو
اسے بتو حسنِ خداداد تمہارا دیکھا

محو ہین ایسے وہ اغیار سے سرگوشی مین
آنکھ اُٹھا کر بھی **مسرت** کو نہ دیکھا دیکھا

زلف کو آپکے رخسار پہ دیکھا دیکھا
دولتِ حسن پہ بیٹھا ہوا کالا دیکھا

صاف کہدو گے کہین اور بہی ہمسی خوش رو
آئینہ مین جو کبھی روئے مصفا دیکھا

کہتے ہین وہ تمہین کیون چاہین غرض کیا ہمکو
عشق کا حضرت دل کیجئے نتیجہ دیکھا

دل ہے اپنا تجھے کیا کام اُسی چاہا چاہا
ناصحا آنکھ ہے اپنی اُسے دیکھا دیکھا

جا کے جو اُس بتِ کافر کو یہانتک لا آئے
کوئی ایسا نہین اللہ کا بندہ دیکھا

کہتے تہے وہ کہ مقابل نہین دیکھا اپنا
آئینہ دیکھ کے کہنے لگے دیکھا دیکھا

کبھی آنکھین رہین گریان کبھی سینہ بریان
ہمنے اس عشق مین کیا کیا نہ تماشا دیکھا

شادمان ہو کے مسرت کہا ماشاء اللہ
جس نے انداز تری طبع رسا کا دیکھا

یار کا موردِ عتاب ہوا ٭
دل کے ہاتھون سے مین خراب ہوا

تم تو آنکھون مین میرے رہتے تھے
خیر ہے مجھ سے کیون حجاب ہوا

زندگی ہمکو ہو گئی دشوار
آفتِ جان ترا شباب ہوا

پھر گیا صاف اُسکا دل مجھسے
یہ زمانے کا انقلاب ہوا

جان لیتی ہے ہر ادا اُن کی
وصل میرے لیے عذاب ہوا

روئے روشن جو یار کا دیکھا
شرم سے زرد آفتاب ہوا

آکے تسکین دی جو دشمن نے
اور بھی مجھکو اضطراب ہوا

کیون ستاتی ہے مجھکو نومیدی
کیا وہان غیر کامیاب ہوا

اشک باری جو کی مسرت نے
شرم سے ابر آب آب ہوا

دیوانہ اپنی زلف کا مجکو بنا دیا
بیٹھے بٹھائے تمنے بلا مین پہنسا دیا

دشمن کو دوست دوست کو دشمن بنا دیا
اس عشق نے ہر ایک تماشا دکھا دیا

خوش کرنے کے بھی ڈھنگ نرالے ہین یار کے
دیکھا مجھے جو روتے ہوئے مسکرا دیا

پیش آیا یہ لکھا ہوا میرے نصیب کا
خط کا جواب اُس نے لکھا اور مٹا دیا

غیرون کے آتے ہی مجھے کہنے لگے بُرا
ان جاہلون نے آکے تمہین کیا پڑھا دیا

وہ قتل کر کے بولے کہ لے اب تو خوش ہوا
قصہ چکا دیا ترا جھگڑا مٹا دیا

کیون ہو نہال حضرت دل کیا سبب ہے آج
کیا مژدۂ وصال کسی نے سنا دیا

ملنا ہمین سے چاہیے غیرون سے کیون ملو
ہمنے تو دل دیا تمہین غیرون نے کیا دیا

بولے وہ زخم تازہ مرے دل کے دیکھکر
یہ سبز باغ آپ نے اچھا دکھا دیا

کہنے لگے جو ماہ منور کہا او نہین
تمنے تو آسمان پہ ہمکو چڑھا دیا

ایسے کرم کو اُن کی مسرت سلام ہے
ہو کر خفا دیا بھی جو بوسہ تو کیا دیا

ضبط نالے کا نہین خوب قرینہ اپنا
دل مضطر کہین پھٹ جائے نہ سینہ اپنا

دل مرا بیٹھ گیا اشک جو آنکھون سے بہے
چند قطرون مین ہوا غرق سفینہ اپنا

دل مین رکھتا ہون صفائی مین خدا شاہد ہے
صاف اُس نقش سے رکھتا ہون نگینہ اپنا

دے چکے یار کو جان و جگر و دل ہیہات
ہم لٹا بیٹھے محبت مین خزینہ اپنا

جان من قتل مسرت مین توقف کیون ہے
تمنے کس دن کو اُٹھا رکھا ہے کینہ اپنا

باغ مین سب کچھ بہار اے دلربا تھی مین نہ تھا
ابر تھا مطرب تھا ساقی تھا ہوا تھی مین نہ تھا

جب کہا آتے ہی میری بزم سے کیون اُٹھ گئے
بولے وہ اِسکا سبب شرم و حیا تھی مین نہ تھا

جب کہا مین نے کہ لی ہے سیکڑون کی تمنے جان
ہنسکے فرمانے لگے اونکی قضا تھی مین نہ تھا

مین تری زلفِ سیہ کو کیون سمجھتا مشکِ چین — دل کا کالا منہ ہو یہ اسکی خطا تھی مین نہ تھا

حسرتِ دیدار میرے جی کی جی مین رہ گئی — بار یاب اُس بزم مین خلقِ خدا تھی مین نہ تھا

کہتے ہوان سے خدا تمکو کرے مجھپر نثار — کیا رقیبون کے لیے ہی یہ دعا تھی مین نہ تھا

کہتے ہین وہ اے حسرت مین نہ یان آتا کبھی
یہ تمہاری خوبیِ بختِ رسا تھی مین نہ تھا

اے خدا ہجر مین کس طرح سے جینا ہوگا — گرمیِ ہجر سے دوزخ مرا سینا ہوگا

خواب مین آکے مجھے شکل دکھا جاتے ہو — یہی معشوقون کے ملنے کا قرینا ہوگا

غیر کو دیکھ سکین گے نہ تری محفل مین — یا ہمین ہونگے وہان یا یہ کمینا ہوگا

ہوگا اوس ماہ کا دیدار میسر مجھکو — کیون الٰہی کوئی ایسا بھی مہینا ہوگا

آیا وہ ساقی گلرنگ تو مے سے لبریز — حضرتِ شیخ کے بھی ہاتھ مین مینا ہوگا

وہ ستم مجھپہ کرے گا تو اُٹھانا ہون گے — وہ پلائے گا مجھے زہر تو پینا ہوگا

غیر ممکن ہے کہ جنت مین لگے جی اُس کا
یاد وان بھی تو حسرت کو مدینا ہوگا

ہے میری طرح کون مائل کسی کا — نہین ہے یہ بندہ تو قائل کسی کا

کرون گا طلب اور کی اوسکے ہوتے — کسی در پہ جائے گا سائل کسی کا

ملایا مجھے خاک مین قتل کر کے — ہوا پھر بھی غصہ نہ زائل کسی کا

کوئی اوسکا ہو جان سے مشتری ہو — نہ ہوگا وہ زہرہ شمائل کسی کا

نہین بے سبب منہ سے آمد لہو کی
حسرت مرا دل ہے گھائل کسی کا

جلوے سے ترے حور کا جلوہ نہین ملتا
کوچے سے ترے خلد کا نقشا نہین ملتا

موقع نہین ملتا گلۂ غیر کا ہمکو
کیا کیجئے وہ ظلم کبھی تنہا نہین ملتا

کیسی ہے طبیعت تری اُس نے جو یہ پوچھا
تیرا تو مزاج اے دلِ شیدا نہین ملتا

کیون دیکے ملے تمسے تو کوئی غرض کیا
کیا اور جہان مین کوئی تمسا نہین ملتا

سب ترکِ محبت ہی کی کرتے ہین نصیحت
اُس بت سے ملادے کوئی ایسا نہین ملتا

صد شکر وہ کہتا ہے کہ ہو تم بھی غنیمت
تمسا بھی کوئی چاہنے والا نہین ملتا

کہتے ہین نہ ملنے پہ خفا کیون ہو مسرت
مجبور ہین دل تمسے ہمارا نہین ملتا

پہلو سے میرے اُٹھ کے جو وہ سیمبر گیا
گذری کچھ ایسی مجھپہ کہ جی سے گذر گیا

کچھ اور دل لگی کے لیے مشغلہ نہ تھا
اِس عشق سے تو دل مرے اللہ بھر گیا

وان نامہ بر کو بھیجکے کہتا ہون رشک سے
افسوس ہے مین کیون نہ گیا نامہ بر گیا

تمنے جو مجھکو قتل کیا کیا برا کیا
قصہ چکا فساد مٹا شور و شر گیا

سب نے کہا ہے برج مین عقرب کی ماہتاب
محفل مین غیر کی جو وہ رشکِ قمر گیا

تھا ناز اسی پہ اب مرے اللہ کیا کرون
نالہ کیا جو ہجر مین وہ بے اثر گیا

ہے فکر دل کے لینی کی اسکی خبر نہ تھی
خاموش بیٹھنے سے تمہارے مین ڈر گیا

احباب کہہ رہے ہین کہ وہ اُٹھ کے چلدیا
مین دلکو ڈھونڈھتا ہون مرا دل کدھر گیا

بہتر سمجھ پہ عشق مین کچھ ایسے پڑ گیے
گھر دوست کا سمجھ کے مین دشمن کے گھر گیا

۱ راحت ملی کبھی نہ مسرت کو عشق مین
اُٹھا جگر مین درد اگر دردِ سر گیا

زیست کی ڈہارس بندہاتا ہے نظارا آپکا
ہے محرک قتل کا میرے اشارا آپکا

دیکھکر اکبار جلوہ ہو رہا ہون نیمجان
چاہتا ہے جی کہ منہ دیکھون دوبارا آپکا

مجکو پیشانی کا بوسہ دیکے فرماتے ہین وہ
کس قدر ہے اوج پر صاحب ستارا آپکا

آپنے بوسہ دیا اور ہمنے اپنا دل دیا
ابتو قصہ ہوگیا فیصل ہمارا آپکا

میرے آگے کرتے ہو اغیار سے سرگوشیان
یہ ستم ہوگا بہلا کیونکر گوارا آپ کا

برملا ملنے لگے غیرون سے میری سامنے
رفتہ رفتہ کہل گیا احوال سارا آپکا

توڑ دینا دم نہ گہبرا کر خدا کے واسطے
بیکسی مین حضرت دل ہے سہارا آپکا

شکوہ ہوتا ہے ہمارا آجکل ہر ایک سے
شاید ان روزون بہت ہی غیر پیارا آپکا

وعدہ ملنے کا دلایا یاد تو کہنے لگے
جاؤ ہم ملتے نہین کیا ہے اجارا آپکا

اے مسرت اشک ریزی ترک کرنا چاہیئے
راز الفت ہو چلا ہے آشکارا آپکا

بگڑ کے کہتے ہین سنتے ہین جب گلا دلکا
کریںنگے تیغ سے اک روز فیصلا دلکا

یہی ہے تجہسے ستمگار بس گلہ دلکا
کہ ایک بہی تو نکالا نہ حوصلا دلکا

خدا کے سامنے کہتا ہوا یہ جب اونگا
بتون نے لوٹا ڈہائی ہے قافلا دلکا

پہڑک اٹہو گے تڑپ دیکھکر مرے دل کی
کبہی جو برق سے ہوگا مقابلا دلکا

نگاہ کے تیر کسی کا وہ مسکرا کر ہاے
یہ پوچہنا کہو اب نکلا حوصلا دلکا

ہوا جو تیر اِدہر فدا ادہر محشر
تو وان سے ہو چکا اے جان فیصلا دلکا

بگڑ گیے جو کیا شکر پاس آنے کا
اسے بہی آپ نے سمجہا مگر گلا دلکا

نگاہ گرم سے دیکہو نہ میرے دل کیطرف
نہ ٹوٹ جاے کہین کوئی آبلا دلکا

رہیگی جان تری لیکے اسکی نالہ کشی
نہین ہے خوب مسرت یہ مشغلا دلکا

سامنے ظالم تری ابرو کے ہے شمشیر کیا
ہی تیرے مژگان کے آگے تیر کی توقیر کیا

گیسوی پرپیچ و خم اپنا دکھا کر آپ نے
پاے دلمین ڈالدی تھی ای صنم زنجیر کیا

بے طلب ہر روز یان آتا ہے وہ رشکِ قمر
دوستو چمکی ہے ان روزون مری تقدیر کیا

خاک جسکو کوچۂ دلدار کی ملجائیگی
پھر نظر مین اسکی وقعت پائیگی اکسیر کیا

دل لگانا آپکا غیرون سے ظاہر ہوگیا
میری آنکھون مین رہی اب آپکی توقیر کیا

اب جو ہونا ہے سو ہوے ہم تجھے دیتے ہین دل
یا تو تو ہمکو کریگا اے بت بے پیر کیا

سامنے اپنے کوئی ان کے جو لاتا ہی شبیہ
کہتے ہین ہم اصل کو دیکھین گے ہی تصویر کیا

اے دلِ مایوس کیا قابو مین آئیگا نہ وہ
اس قدر کرتے نہین ہم آہ مین تاثیر کیا

ظلم کرتے ہین وہ غیرون پر مرے ہوتے ہوئے
پھر یہ کہتے ہین کہ ہے یارو مری تقصیر کیا

کہتے ہین کس سادگی سے کرتے ہو کیون ہای ہاے
ہو گئے ہو تم کسی کے عاشقِ دلگیر کیا

دے کے خط قاصد جو کہتا ہی لکھو اسکا جواب
ہنسکے کہتے ہین کہ مین اونکو کرون تحریر کیا

مین نے شب آغوش مین دیکھا ہی اک رشکِ قمر
آپ ہی فرمائین ہے اس خواب کی تعبیر کیا

جور کی کچھ بھی شکایت لب پہ لاتا ہون تو وہ
ہنسکے فرماتے ہین دون اسکی تمہین تعزیر کیا

مین نے مانا پاون مین مہندی لگی ہے یار کے
اے مسرت موت کے آنے مین ہے تاخیر کیا

جب سے وہ خوش نظر نہین آتا
کچھ بھی ہمکو نظر نہین آتا

آتے ہین سب مری عیادت کو
وہ مسیحا مگر نہین آتا

اے صبا لا تو جا کے اسکی خبر
کیون وہ گلرو ادہر نہین آتا

ہون تو عاشق دے کوئی مجھکو
عاشقی کا ہنر نہین آتا

مجھسے کہتے ہین ناز سے ہنسکر
تمکو نالہ بھی کر نہین آتا

وہ ستم کرتے ہین مین کستا ہون
کیا کرون مجھکو شکر نہین آتا

یاد مین اونکی تیغ ابرو کے
لب پہ کب الحذر نہین آتا

رات بہر انتظار کرتا ہون
شام سے تا سحر نہین آتا

کب تم چلو خوشی کے ساتھ
وہ مسرت اگر نہین آتا

قصر فردوس ہے سایہ تری دیوارون کا
حور جنت ہی لقب تری پرستارون کا

نار حبس چشمۂ کوثر پہ ہے دیندارون کو
ایک جرعہ ہی ترے عشق کے مےخوارون کا

دونون ابرو کا تری کاٹ عیاذاً باللہ
خلق مے مانا ہے لوہا انہین تلوارون کا

تو قدم رنجہ خدا کے لیے کرنا نہ یہان
ہے ہترانہ مرے دل مین تری سوفارون کا

بوے گہبر اکے جوکی بزم مین اونکے نہ آری
منہ دکہلائے نہ خدا تمسے دل آزارون کا

غم غلط میر اکسی سے نہین ہوگا زنہار
کیون یہ مجمع مرے بالین پہ ہی غمخوارون کا

اہل دل کہتے ہین آزاد دو عالم ان کو
پوچھنا کیا تری زلفون کے گرفتارون کا

مثل آئینہ ہین سکتے مین جناب عیسی
دیکھکر حال ترے عشق کے بیمارون کا

جمع کیون حشر کے میدان مین کیا ہے سبکو
جایزہ لیتے ہین کیا اسکے خریدارون کا

چشم و روی و لب و ابرو کی ہے اونکی کیا بات
قبضہ ہے ملک دل و جان پہ نہین چارون کا

بڑھ کے عارض سے مژہ کو ترے رکھتا ہے عزیز

شوق ہے گل سے مسرت کو سواخارون کا

مہربان ہم پہ وہ نگار ہوا
بخت برگشتہ سازگار ہوا

اُسکی تیغِ نگہ جو یاد آئی
ابرسان دیدہ اشکبار ہوا

آنکھ ملتے ہی اُس پری روسے
دل پہ تیغ نگہ کا وار ہوا

ہوگئی لالہ زار کو حسرت
میرے داغونکا جب شمار ہوا

چھنگئے چھکے ہوش جاتے رہے
خواب مین بھی جو وہ دوچار ہوا

کیون نہ بغلین بجاؤن اے ہمدم
مجھسے وہ شوخ ہمکنار ہوا

اُس نے چھوڑا جو شاہبازِ نظر
طائرِ دل مرا شکار ہوا

یاد مین اُسکی جامہ زیبی کے
جامۂ صبر تار تار ہوا

خاک مین ملگیے مرے ارمان
دل ہمارا جو پرغبار ہوا

کرکے رندون کی پیٹھ پیچھے بدی
شیخ ناحق گناہ گار ہوا

مُنہ مسرت نے یار کا دیکھا
آج نظارہ بہار ہوا ۱۱۰

گرانُ سے پاس تک مرے آیا نہ جائیگا
کیا اُن کے پاس مجھسے بھی جایا نہ جائیگا

رنجِ شبِ فراق اُٹھایا نہ جاے گا
یہ زہر ہاے مجھسے تو کہایا نہ جائیگا

سینے کیا بھی ضبط تو کیا کہہ رہی ہے آنکہ
مجھسے تو رازِ عشق چھپایا نہ جائیگا

مرنا مجھے قبول ہے منظور ہے فراق
اُس تندخو کو مجھسے منایا نہ جائیگا

کپڑے نئے بدل کے جو نکلا وہ سیر کو
جامہ مین اپنے مجھسے سمایا نہ جائیگا

چھوڑا عدو سے ملکے ہمین جس نے بےقصور
دل ایسے بیوفا سے ملایا نہ جائیگا

اسکا علاج کیا ہے جو تمکو یقین نہین
دل چھیر کر تو زخم دکھایا نہ جائیگا

کیونکر اٹھاؤن سوتے سے اے شوق وصل انہین
خوابیدہ فتنہ مجھسے جگایا نہ جائیگا

ہنستے ہین وہ ہمارے جلانے کو غیر سے
ایسا تو ناز ہمسے اٹھایا نہ جائیگا

جس کو وفا کا پاس مسرت ذرا نہین
پاس اس پری کے میرا تو سایہ نہ جائیگا

تمھارے جور سے شیون ہے مشغلہ دل کا
گلے لگاؤ تو مٹ جائے سب گلہ دل کا

بس ایک بوسہ کی لذت پہ جان دیدے گا
جو آپ چاہین تو ہوجائے فیصلہ دل کا

کہان کی کل ابھی جائیگی جان تن سے نکل
رہا جو کل پہ ستمگار فیصلہ دل کا

فراق یار مین سیر چمن غم افزا ہے
ہر ایک غنچہ نظر مین ہے آبلہ دل کا

نظارۂ گیسو سے دل کے ہوش گیے
لٹا ہے ہند کی سرحد پہ قافلہ دل کا

شب فراق زبان زد رہی ہے ساری رات
کبھی تمہاری شکایت کبھی گلہ دل کا

نہ دین تو کیسے نہ دین تمکو دین تو کیونکر دین
غضب یہ ہے کہ ہے نازک معاملہ دل کا

وہ سنکے کہتے ہین مجھسے گذشتہ را صلوات
الٰہی کس سے کرون جاکے اب گلہ دل کا

حباب باد سے پھوٹا تو ناز کیا ہے
یقین ہے پھوٹے گا ایک ایک آبلہ دل کا

ہو خاک فکر سخن ہجر مین مسرت سے
نہ ہے وہ جوش طبیعت نہ ولولہ دل کا

ردیف باے موحدہ

رہے بے مہر تم سدا صاحب
اب تو کیجئے کرم ذرا صاحب

دل جو لینا تھا لے لیا صاحب
ہمسے اب کام کیا رہا صاحب

مین برا اور بہت برا صاحب — آپ اچھے سبھے بھلا صاحب

مجھسے کیون آپ روٹھکر بیٹھے — کہئے کیا ہے مری خطا صاحب

ہو چکین غیر سے بہت باتین — بولیے ہمسے اب ذرا صاحب

سیکڑون ظلم اٹھائے جور سہے — اب تحمل نہین رہا صاحب

جب مین جاتا ہون پوچھتے ہین وہ — آپ ہین کس کے مبتلا صاحب

آنکھین اغیار سے لڑاتے ہو — دیکھی بس آپکی حیا صاحب

دم حسرت کا کچھ نکل نہ گیا
تم نہ آئے تو کیا ہوا صاحب

فرقت کا غم ہے جان کو راحت کہان ہے اب — آنکھون سے اشک صورت دریا روان ہے اب

اوس شعلہ رو کے عشق مین جلتا ہون رات دن — منہ سے سخن کے ساتھ نکلتا دہوان ہے اب

جانیکا دان مین قصد کس امید پر کرون — ہمدم زمین کوی تہان آسمان ہے اب

یہ میرے ساتھ دیدۂ تر نے کیا سلوک — پنہان جو راز عشق تہا میرا عیان ہے اب

کیا حال ہجر پوچھتے ہو مجھسے نزع مین — کیونکر کہون زبان مین طاقت کہان ہے اب

اب کون پوچھتا ہے نمودار خط ہوا — موسم گیا بہار کا فصل خزان ہے اب

وہ دن گئے جو نام سے میرے نفور تہا — صد شکر میرے حال پہ وہ مہربان ہے اب

اگلا سا میرا گریہ نہین امتحان نہ لو — ایک ایک قطرہ اشک کا بحر روان ہے اب

سودا و میر کا کوئی لیتا نہین ہے نام
وہ شہرۂ حسرت معجز بیان ہے اب

تیرے ملنے سے اور کیا مطلب — ہے فقط عرض مدعا مطلب

آنکھ ملتے ہی بے کہے سمجھا
اوس کا ہین اور وہ سرا مطلب

وہ پڑہین یا غرور سے نہ پڑہین
خط مین ہمنے تو لکہدیا مطلب

جب گیا مین کہا چلو رخصت
آپ کا مین سمجھہ گیا مطلب

مجھسے در پردہ رنج ہے اُن کو
منہ چھپانے کا کھُل گیا مطلب

پاکبازی سے ہمنے عشق کیا
آپ نے سمجھا دوسرا مطلب

عرض مطلب پہ ہم سے روٹھہ گیے
مدعی کا یہی توتھا مطلب

ہاے انجام پر نگاہ نہ کی
خط مین صاف اُن کو لکہدیا مطلب

میری ہر بات پر وہ کہتے ہین
مین سمجھتا ہون آپ کا مطلب

اے خدا بخشدے مسرت کو
نہین اور اُس کا دوسرا مطلب

ردیف باے فارسی

جو ہین سرگین نرگس یار چپ
نہ کیونکر ہون اوسکے ہوادار چپ

تہِ خاک بھی جا کے تا روزِ حشر
نہ ہونگے تمہارے طلبگار چپ

جلا ہون تری پند سے ناصحا
نہ ہو مجھسے اب گرمِ گفتار چپ

فغان میری تسکین کا ہے سبب
نہ کہہ مجھسے للہ اے یار چپ

نہین باغ مین اب وہ شور و فغان
ہوئی کس لیے بلبلِ زار چپ

جمال آپ کا ہے تحیر فزا
جبھی آپ کے ہین طلبگار چپ

کہانتک کہیگا کہا نتک سنون
خدارا بس اب اے ستمگار چپ

مسرت سمجھہ تو کہ سب سمجھے وہ کیا

ہوئے سنکے ترے جو اشعار چپ

ردیف تائے مثنات فوقانیہ

یاد مژگان جو تھی تمھاری رات
تنکے چنکر گزاری ساری رات

آہ کی ہمنے خواہ زاری رات
الغرض کٹ گئی ہماری رات

ہم اُنھین وہ ہمین پلاتے تھے
تھا عجب لطفِ بادہ خواری رات

ذکر مژگان پہ تیری محفل مین
ہو رہی تھی چھُری کٹاری رات

سانپ سینے پہ یان مرے لوٹے
زلف وان آپ نے سنواری رات

قابلِ دید تھا جو آتے آپ
شغل زاری و اشکباری رات

چلد سے آکے کچھ کہا نہ سنا
کی بہت گرچہ آہ و زاری رات

بارہا طول اور سیاہی مین
جیتی ہے زلف اور ہاری رات

وہ مسرت ہین رات دن اور تم
دن تمہارا ہے اور تمہاری رات

مجھپہ ہے آپکا عتاب بہت
کیون نہ ہو دل کو اضطراب بہت

کل وہ میرے تھے آج غیرون کے
ہے زمانے مین انقلاب بہت

تم رخِ آتشین دکھا دینا
ناز کرتا ہے آفتاب بہت

بہکی باتین جو کرتے ہو واعظ
آج پی آئے کیا شراب بہت

پاؤن رکھتے نہین زمین پر آپ
ہے مگر نخوتِ شباب بہت

ادبِ عشق سے ہون چپ ورنہ
مجکو بھی آتے ہین جواب بہت

اک گھڑی ایک سال ہے مجکو
نامہ بر جائیو شتاب بہت

پوچھئے دل لگانے والون سے
دل لگانے مین ہے عذاب بہت

زلف پیچان کی یاد ہے دل مین
کیون نہ ہو دل کو پیچ و تاب بہت

کیا مسرت ہوا ہے وعدۂ وصل
شاد کیون رہتے ہین جناب بہت

ردیف یای فارسی

شہر ہی سے کچھ نہین الفت مین تری دل اوچاٹ
ہو گیا اپنے گھر آنگن سے بھی اے قاتل اوچاٹ

ایک بوسہ بھی نہ پایا عاشقِ ناکام نے
پھر چلا آ کر ترے دروازے پہ سائل اوچاٹ

آرزو مٹنے کی رکھتے ہین دل و جان و جگر
کج ادائی سے بتون کی ہے بھری محفل اوچاٹ

عشق مین خوبی یہی ہے اے دل برائی ہی نہین
غیر کی باتون مین آکر ہو نہ او جاہل اوچاٹ

بیٹھ جا ہر خدا نقشِ محبت کی طرح
ہو گئی اوٹھنے سے ترے اے صنم محفل اوچاٹ

جلوہ گر جب سے زمین پر تو ہوا اے رشکِ مہر
مسندِ اوج فلک سے ہے مہِ کامل اوچاٹ

نعت احمد ورد رکھنا اے مسرت تا ابد
اس عبادت سے نہین ہوتا دلِ عاقل اوچاٹ

ردیف تاے مثلثہ

ہو گیا یار جدا کیا باعث
کیون ہوا ہم سے خفا کیا باعث

ہم کرین تم سے وفا کیا باعث
تم کرو ہم پہ جفا کیا باعث

ہے اگر عذر نزاکت ان کو
کیون نہین آتی قضا کیا باعث

محرمِ راز تمنا ہون مین
مجھ سے ہے اتنی حیا کیا باعث

زاہدو دیکھ کے ان آنکھون کو
جام مے تم نے پیا کیا باعث

دل پہ کیون تیر لگایا تمنے
کیون جگر چھوڑ دیا کیا باعث

نہین لذت جو ستم مین اوس کے
کس لیے دل نے سہا کیا باعث

گر نہین ہے ترے رخ پر عاشق
مہر کیون زرد ہوا کیا باعث

آپ ہی آپ وہ بدخو یا رب
خوش مسرت سے ہوا کیا باعث

ردیف جیم عربی

مہربان مجھپہ وہ نگار ہے آج
کس قدر غیر شرمسار ہے آج

وہ جو گلشن مین میرے ساتھ نہین
ہر رگ گل نظر مین خار ہے آج

زلف ساقی نہین جو پیش نظر
شیشہ کا منہ دہان مار ہے آج

ناتوان ہے جو اسکی الفت مین
موئے مژگان اعتبار ہے آج

بولے وہ تجکو چھوڑ دون کیونکر
کون ایسا وفا شعار ہے آج

ہے جو دیوانہ اُن کی الفت مین
وہی دنیا مین ہوشیار ہے آج

سینہ مین داغ کی نمایش سے
دل مرا باغ پر بہار ہے آج

اے مسرت وجود شاہجہان
سایۂ فضل کردگار ہے آج

بوالہوس ہمنشین یار ہے آج
پہلوئے گل مین آہ خار ہے آج

لطف سیر چمن نگار ہے آج
کہ چمن مین عجب بہار ہے آج

کیون ہین در کی طرف لگی آنکھین
کس کی آمد کا انتظار ہے آج

کل جگر خستہ تیغ ناز سے تھا
تیر مژگان سے دل فگار ہے آج

دل مرا یاد کر کے شوخیِ یار
مثلِ سیماب بیقرار ہے آج

برقِ تابان کا ہے نظر مین سمان
آنکھہ اُس شوخ سے دوچار ہی آج

دولتِ عشق سے ہے مالامال
دلِ پر درد مالدار ہے آج

ہر طرف چھا رہا ہے ابرِ بہار
شاد ہر ایک بادہ خوار ہے آج

اے مسرت طفیلِ طبعِ رسا
شاعرون مین مرا اشمار ہے آج

ردیف جیم فارسی

لیگیا دل کو مرے زلف گرہ گیر کا پیچ
کچھہ شکایت نہین تہا یہ مری تقدیر کا پیچ

باتین سننے کا ہون مشتاق مگر یہ ڈر ہے
مجکو اُلجھن مین نہ ڈالے تری تقریر کا پیچ

سیدھا سادا سا جواب اُس نے لکھا ہی قاصد
کچھہ وہ سمجھا نہین شاید مری تحریر کا پیچ

کر لیا اُس بتِ کجراے کو جسدم سیدھا
کھُل گیا سب پہ مرے نالۂ شبگیر کا پیچ

بنگیا دوست دل اُس دشمنِ جان کو جو دیا
کھُل گیا ناخنِ تدبیر سے تقدیر کا پیچ

لیگیا دل کو خدا جانے ہمارے کیونکر
نہ کھلا پر نہ کھلا اُس بتِ بے پیر کا پیچ

ہے مسرت یہ دعا میری خدا سے ہر دم
نہ چلے مجھپہ عدو کی کسی تدبیر کا پیچ

ردیف ہاے حطی

مین یہان ہون اشک ریزان ابرِ باران کیطرح
وہ وہان ہین خندہ زن برقِ درخشان کی طرح

ابروے پُرخم تمہارے خون بہانے کے سوا
جانتے کچھہ بھی نہین شمشیرِ بُران کی طرح

کیا ہوا اُس نے شباہت اُسکی کچھہ پائی اگر
فتنہ زا نرگس کہان ہے چشمِ فتان کی طرح

بطرح لوٹا گئے ہین سانپ سینہ پر مرے
یاد آئی ہے جو اُن کی زلفِ پیچان کی طرح

جلوہ گر از بسکہ ہے وہ مہر طلعت آجکل
گھر ہے میرا منزلِ خورشید تابان کی طرح

طول قامت پر کہی سروِ چمن کی پھبتیان
دیکھلے قمری جو اُس سروِ خرامان کی طرح

صدق دل سے ہوکے مداحِ جنابِ مصطفےٰ
اے مسرت نام پیدا کیجئے حسان کی طرح

ردیف خائے معجمہ

بلا کا ہوگا وہ رنگین ادا شوخ
ہے مثلِ برق جسکا نقشِ پا شوخ

ملا تقدیر سے معشوق ہمکو
وفا بیگانہ نخوت آشنا شوخ

سرِ محفل اُڑا کر لے گیے دل
غضب کی ہے وہ چشمِ فتنہ زا شوخ

جہان مین دوسرا اچھا نہ دیکھا
ستمگر کینہ پرور بیوفا شوخ

عبث بجلی پہ اتنا غلغلہ ہے
وہ ہوگی تمسے بڑھکر اور کیا شوخ

تیری ہاتھون پہ رنگ اپنا جمایا
ہے تجھسے بھی زیادہ کچھ حنا شوخ

نہ کیجئے شوخیِ دل کی شکایت
یہ صحبت مین تمھاری ہوگیا شوخ

مرے پہلو سے دل کو لیچلے وہ
جو پوچھا کیا ہوئے اب تم کہا شوخ

اثر یہ صحبتِ اغیار کا ہے
مسرت پہلے وہ ایسا نہ تھا شوخ

ردیف دال مہملہ

عاشق کو جان و دل سے ہے کوی بتان پسند
جس طرح عندلیب کو ہے گلستان پسند

شاید ہما کے پر ہین ترے تیر مین لگے
کرتا ہے توڑنا جو مرے استخوان پسند

نسبت جو تری زلف سے ہے اونکو اسلیے
دیوانگان عشق کو ہین بیڑیان پسند

در پر تمہارے بیٹھنے دیتا نہین سبھے مجھے
دربان کی نہین یہ نگہبانیان پسند

ہر روز ہم بلاتے ہین آتے نہین ہو تم
یہ ناز یہ غرور نہین ہے یہان پسند

مین تاب رخ پہ لوٹ ہون دل خط پہ لوٹ ہی
آتش مجھے پسند ہے دل کو دہوان پسند

وہ مجھسے پوچھتے ہین جو دیتا ہون جان و دل
مین دل کرون پسند مسرت کہ جان پسند

ردیف دال فارسی

ہے چین پر اُس ابروِ خمدار کو گھمنڈ
یا اپنے جوہرونپہ ہے تلوار کو گھمنڈ

بہیجا نہ سو خطون کا مرے ایک بہی جواب
اللہ کس قدر ہے ستمگار کو گھمنڈ

دل جسکا چاہے باندہ کے آسے بحظر
بیجا نہین ہے طرۂ طرار کو گھمنڈ

عجز و نیاز پر ہے مجھے اُس سی بڑہ کے ناز
بیداد پر ہے جتنا ستمگار کو گھمنڈ

انداز اور خوبون کے بہی دلفریب ہین
کس بات پر ہی اوس بتِ عیار کو گھمنڈ

عاشق پہ ترے گیسو و قامت کو ناز ہے
منصور پر ہے اس رسن و دار کو گھمنڈ

جب سے سنا غفور مسرت خدا کا نام
ہے معصیت پہ مجھسے گنہگار کو گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

سیمبر یار کو منظور ہے لکہنا کاغذ
ہمنشین لادے کہین سے مجہی زر کا کاغذ

طپش دِل نے نہ دی فرصت تحریر مجھے
اتفاقاً جو کہین ہاتھ بہی آیا کاغذ

پڑہکے تحریر کو میری وہ خفا ہوتا ہے
اسلیے بہیجتا ہون اُسکو مین سادا کاغذ

شوق اُس رنگ طلائی کا کیا ہے تحریر
کیا تعجب ہے جو ہو جائے مطلا کاغذ

نیم جان ہونیکا اپنے جو لکہا تہا احوال
گر گیا راہ مین پہٹکر کہین آدہا کاغذ

کہیو قاصد کہ یہی حال ہی اُسکے دل کا
گر کرے چاک وہ ظالم مرے خط کا کاغذ

ہاتہ سے اپنے جو خط اُس مہ خوبی نے لکہا
ہو گیا جلوۂ نور سراپا کاغذ

نامہ اُس غیرتِ گلشن کو رقم کرنا ہے
ورقِ گل کا تو اے بادِ صبا لا کاغذ

نامۂ شوق جب اُس غیرتِ گل کو لکہا
ہمنشین جامہ مین پہولا نہ سمایا کاغذ

لکہنے بیٹہا جو ستمگار کو مین نامۂ شوق
بہر گیا شکوۂ بیداد سے سارا کاغذ

اے مسرت رقمِ شکوۂ ہجران کے لیے
جس قدر چاہیے مجکو نہین ملتا کاغذ

ردیف راے مہملہ

سنا بتون کی نہ ہجو واعظ خدا کے گہر مین بلا بلا کر
خدا کو اک دن ہے منہ دکہانا خدا خدا کر خدا خدا کر

تمہارے دل مین جو کچہ نہان ہے وہ ہم پہ سب ہو بہو عیان ہے
عیان کو کیا حاجتِ بیان ہے کرو نہ باتین چہپا چہپا کر

نہ ضد کرو دیکہو باز آؤ ستم سے لللہ ہاتہ اُٹہاؤ
نہ خونِ عشاق کا بہاؤ کفِ حنائی دکہا دکہا کر

دکہا دو صورت مجہے خدارا نہین صبوری کا مجکو یارا
مین محرمِ راز ہون تمہارا نہ بیٹہو منہ کو چہپا چہپا کر

اگر نہین مجہسے رنج تمکو وہی موا سا ہے پہلے تہا جو

تو گالیان کس کو دے رہے ہو تم آج مجکو سنا سنا کر
رہی شکایت یہ مجکو تم سے بہایا خون بھی مرا نہ تمنے
کہلائے ہاتھون سے اپنے بیڑے عدو کو لاکھون بنا بنا کر

ہے دل مرا رنج و غم کا معدن نہ کیون مسرت کرون مین شیون
کیا ہے میری طرف سے بدظن عدو نے اونکو پڑھا پڑھا کر

لکھا ہے نور سے در دار السلام پر
فخر اوسکی پیروی کا ہے مجکو نہین ہی ناز
جب سے سواد گیسوے حضرت نظر مین ہے
ہر دم خدا سے ہے دل شیدا کی یہ دعا

مین اوسکا ہون فدا ہے جو احمد کے نام پر
دنیا کے مال مرتبہ و احتشام پر
ہون خندہ زن برنگ سحر روی شام پر
صدقے ہون مین رسول علیہ السلام پر

پہونچا دے یہ پیام مسرت کا اے صبا
مولا نگاہ لطف ہو اپنے غلام پر

فقط اپنی نہ اے ظالم کہا کر
جہانتک تیرا جی چاہے جفا کر
دیا دل مین نے اوسکو یہ جتا کر
مین ہون اُس غیرت گل پر تصدق
ہو گل غرق عرق تہمارے ندامت
ملے گا کیا تجہے ہمکو ستا کر
نہ ٹہیرے گا بتون سے دل کا سودا
مین دیتا ہون قضا کو جان اپنی

ذرا کچھہ دوسرے کی بھی سنا کر
پہنسے ہین ہم ترے پہندی مین آکر
نگاہ غیر سے رکہنا بچا کر
تو اے بلبل گلون پر جی فدا کر
لباس سرخ اگر پہنو نہا کر
ارے ظالم ذرا خوف خدا کر
عبث کیون دیکہتے ہین وہ اُٹھا کر
جو لینا ہے تو لے غمزہ جتا کر

مین مجرم ہون اگر پہر بہی نہ دون دل
مرے آگے نہ دے غیرون کو تعظیم

مری آغوش مین بیٹھو تو آکر
اوٹھا فتنہ نہ پاس اپنے بٹھا کر

مسرت باز آ عشقِ بتان سے
بس اے مرد خدا یادِ خدا کر

ردیف ڑ

تندخوی نا خداترسی خدارا یار چھوڑ
آشتی کر خلق سی بیداد چھوڑ آزار چھوڑ

چھوٹی جاتی ہے عنانِ صبر دستِ خلق سے
روے انور پر نقاب طرۂ طرار چھوڑ

کیون خرامِ ناز سے کرتا ہی دل کو پائمال
چال سیدھی چل بتِ عیار یہ رفتار چھوڑ

خلق کیا کہتی ہے تجکو اسکی کچھ غیرت نہین
آنکھین ہر اک سے لڑانا بر سرِ بازار چھوڑ

دیکھنا منظور ہے گر دل مین عالم رات کا
روے عالمتاب پر تو زلفِ عنبر بار چھوڑ

وہ بھی فرمانے لگے امید صحت کی نہین
اب تو فکر چارہ سازی اے دلِ بیمار چھوڑ

نقد دل لیجا خوشی سے دیکے اک بوسہ مجھے
مان لے کہنا یہ مجھسے روز کی تکرار چھوڑ

داغ رسوائی مٹانا چاہتا ہے تو اگر
ربط کر عاشق سے پیدا صحبتِ اغیار چھوڑ

ہے وہان کی موت مین لطفِ حیاتِ جاودان
اے مسرت چل مدینے کیطرف گھر بار چھوڑ

ردیف زاے معجمہ

غیر سے کہتے ہو ہر بات پہ اے یار عزیز
نہین یہ تکیہ کلام آپ کا زنہار عزیز

کیون نہ عاشق کو ہو وہ ابروِ خمدار عزیز
وہ سپاہی نہین جسکو نہ ہو تلوار عزیز

آنکھ اُٹھا کر کبھی دیکھے نہ زلیخا کی طرف
دیکھ پاے جو کہین تُو مساطرِ حدار عزیز

جسکو ہے اُس بتِ کافر سے محبت زاہد / ہے ترے سبحہ سے بڑھکر اُسے زنار عزیز

یار کے کاکلِ مشکین سے ہی نسبت اُسکو / اس سبب سے ہے مجھے نافۂ تاتار عزیز

مجکو بھی غیر کی الفت سے نہو عار کبھی / گل کی قربت سے ہو بلبل کو اگر خار عزیز

وردِ عشقِ الٰہی جو مسرت ہو نصیب
جان کی طرح اُسے رکھیو خبردار عزیز

چمن مین آئیگا وہ شوخِ دلستان کس روز / اُڑے گا بو کی طرح ہوشِ باغبان کس روز

نہین کچھ اُسمین مزہ یہ خبر ہوئی کیونکر / بتاؤ تمنے سنی میری داستان کس روز

چلے تو ہو مجھے بیتاب چھوڑ کر لیکن / یہ کہتے جاؤ کہ آؤ گے پھر یہان کس روز

نکلتی حسرتِ دل اسکی کس طرح ہمدم / ہوئے وہ عاشقِ نالان پہ مہربان کس روز

ملیگی غیر کی صحبت سے تمکو کب فرصت / سنو گے ہجر کی روداد جانِ جان کس روز

ترے لیے نہ ہوئے بیقرار ہم کس دن / ترے لیے نہ کیے نالہ و فغان کس روز

ہمارے سامنے سرگوشیان خدا کی شان / ہوا تھا غیر تمہارا مزاجدان کس روز

نہ دلکو تھام لیا سن کے آپنے کس دن / گیا اثر مرے نالون کا رائگان کس روز

کسی حسین سے تمہارے سوا ملا ہو کون / بتاؤ تو سہی تم مجکو کب کہان کس روز

مسرتِ آمدِ جانان کی کب خبر نہ اُڑی
رہا ہمارا نہ آراستہ مکان کس روز

ردیف سین مہملہ

حیا کر بیحیائی ہو چکی بس / چھپا منہ رونمائی ہو چکی بس

اوٹھو لو لڑائی ہو چکی بس / کرو باتین رکھائی ہو چکی بس

کوئی بھی کیا نہ میری سی کہے گا
تو کیا تری خدائی ہو چکی بس

مجھے پہونچا نہین سکتے وہان تک
خفت سے رہنمائی ہو چکی بس

عدو پہونچا اگر محفل مین اُن کے
تو وان اپنی رسائی ہو چکی بس

پھنسا ہے زلف کے پھندے مین آکر
دلِ شیدا رہائی ہو چکی بس

نصیحت تیری کب سنتا ہون ناصح
پرے ہٹ ژاژخائی ہو چکی بس

دعا لے ہم غریبون کی دعا لے
بھلائی کر بُرائی ہو چکی بس

مسرت عشق سے اب باز آؤ
مقدر آزمائی ہو چکی بس

ردیف شین معجمہ

دل کو ہے مد نظر کوچۂ دلبر کی تلاش
کہین کرنی نہ پڑے اس دلِ مضطر کی تلاش

چشم بد دور ہین روشن یہ دو عالم جس سے
میری آنکھون کو ہے اوس ماہ منور کی تلاش

دور جانے کا ہے قصد اور ابھی تک ہمکو
فکر کچھ زاد سفر کی ہے نہ رہبر کی تلاش

قتل کے واسطے کافی ہے تری اک نظر
کیون ہے بیفائدہ قاتل تجھے خنجر کی تلاش

دیکھے بلبل جو ترے عارضِ رنگین کی بہار
بھولکر بھی نہ کرے پھر وہ گلِ تر کی تلاش

مین کہان اور یہ فردوس کا گلزار کہان
لیکے آئی ہے یہان مجکو ترے گھر کی تلاش

چلکے آئینہ تم اک روز دکھا دو اِن کو
اے مسرت اُنہین مدت سے ہے ہمسر کی تلاش

ردیف صاد مہملہ

یاد سے اونکی مجکو یان اخلاص
میرے نسیان سے اونکو وان اخلاص

اب تو آتا ہے خواب مین اکثر — اتنا اُس بت مین تہا کہان اخلاص

عاشقون سے ہے ظاہری الفت — ہے فقط بہر دشمنان اخلاص

مرگیا اُن کا عاشقِ مخلص — ہوگیا آج بے نشان اخلاص

خواب مین بہی تو اب نہین آتے — نہ رکہا کیون وہ مہربان اخلاص

پوچہتے کیا ہو کس طرح آئے — کہینچ لایا مجہے یہان اخلاص

خفگی اونکی ظاہری ہے فقط — مجہسے رکہتے ہین وہ نہان اخلاص

قتل کرتے ہو کیون مسرت کو
تم سے رکہتا ہے جانجان اخلاص

ردیف ضاد معجمہ

وہ نہین آتے نہ آئین کیا غرض — اونکو جا کر ہم منائین کیا غرض

اوس ستمگر کو بُلائین کیا غرض — کچہہ سنین اور کچہہ سنائین کیا غرض

ہو چکین ہونی تہین جو رسوائیان — رازِ دل اب کیون چہپائین کیا غرض

خواب مین جو اپنے گہر آتا ہو روز — کیون ہم اُسکے گہر پہ جائین کیا غرض

ہم تو کرتے ہین شکایت غیر کی — آپ کیون باتین بنائین کیا غرض

مطلع ثانی

کیون وہ چال اپنی دکہائین کیا غرض — سوتے فتنہ کو جگائین کیا غرض

دل ہمارا گہر سے کچہہ اگلا نہین — دامِ گیسو مین پہنسائین کیا غرض

مجہسا کیا عاشق نہ پائین گے اب اور — تعزیت کو کیون وہ آئین کیا غرض

جب مداوا سے اُنہین انکار ہے — زخمِ دل انکو دکہائین کیا غرض

جو سمجہتا ہو ہمین غیرون کا غیر — اوسکو عشق اپنا جتائین کیا غرض

بے غرض ملنا مسرت خوب ہے
پاس اونکے یہ کیے جائین کیا غرض

ردیف طاے مہملہ

کہتا ہون ایک بات نہ سمجھو اگر غلط
دعوی عدو کا عشق مین ہی سر بسر غلط

آوین وہ میرے پاس یہ دور از قیاس ہے
قاصد نے دی نہ ہو کہین مجکو خبر غلط

پوچھی نہوگی اُس نے مرے دلکی خیریت
دل سے بنا بنا کے نہ کہ نامہ بر غلط

تم اور بیٹھو غیر کے آغوش مین دروغ
جو کچھ یہ دیکھتی ہے ہماری نظر غلط

جب یہ کہا خبر ہے کہ مجکو کرو گے قتل
کہنے لگے وہ ناز سے اے بے خبر غلط

دیکھو تم آج آہی گئے بے طلب یہان
ابتو نہین ہے میری دعا کا اثر غلط

وابستہ تیرے جور سے ہے میری زندگی
کہتا نہین مین اے بت بیداد گر غلط

کہتا ہون جب مین دل سے فدا ہون حضور پر
بیساختہ وہ کہتے ہین منہ پھیر کر غلط

اب کس سے اسکا جا کے مسرت کرون گلہ
سمجھے ہین وہ شکایت درد جگر غلط

ردیف ظاے معجمہ

واعظ تیرا بس ہو چکا واعظ
اب زیادہ نہ مغز کہا واعظ

بولے وہ ترک جور کو جو کہا
کوئی ناصح ہین آپ یا واعظ

اب تو ہم میکدہ کو جاتے ہین
سن لیا تمنے جو کہا واعظ

ہمسے اور ترک میکشی ہوگا
ہوش مین آئیے زرا واعظ

ہے تمہارے ہی واسطے جنت
کیا ہمارا نہین خدا واعظ

سن کے احوال کوثر و تسنیم — جام مے یاد آگیا واعظ
جب وہ پیکر شراب آیا تھا — حیف اُس وقت تو نہ تھا واعظ
ذکر دوزخ پہ رو دیا مین بھی — سحر کیا تو نے کر دیا واعظ
اوسکے گھنگرو کی گر صدا سنتا — بزم مین خوب ناچتا واعظ
عشق سے مین بتونکے باز آؤن — پہلے راہ خدا بتا واعظ
بکتے بکتے نہ سر پھرا تیرا — سنتے سنتے مین تھک گیا واعظ
ساقیا جلد ساغرِ مے دے — پھر غضب ہے جو آگیا واعظ
کیا عجب ہی کرے نماز قضا — دیکھکر یار کی ادا واعظ

آچکا عشق سے مسرت باز
تیرے کہنے مین آچکا واعظ

ہے بُرا عشق یا بھلا واعظ — آپ کو اس سے کام کیا واعظ
ٹھنڈے ٹھنڈے یہان سی چلدیجیے — ہم کہین تمسے اور کیا واعظ
میرے کہنے سے وہ نہین آتا — توہی اُس بت کو جا کے لا واعظ
بات میری وہ بت نہین سنتا — کچھ نصیحت اُسے سنا واعظ
اب مین لیتا ہون بتکدے کی راہ — دھیان اک بت کا آگیا واعظ
بت کے آگے کھڑے تو ہین لیکن — کرتے ہین ہم خدا خدا واعظ
بدزبانی سے دل نہ توڑ مرا — کعبہ ہے یہ اسے نہ ڈھا واعظ

دل بہت سخت ہے مسرت کا
ہوگی تاثیر اِسکی کیا واعظ

چلا ہے دل سوے زلف دوتا خدا حافظ
وہ زلف جسکا لقب ہے بلا خدا حافظ

کہا جو مین نے کہ بیٹھون کہا ضرورت کیا
کہا جو مین نے کہ جاؤن کہا خدا حافظ

دم وداع صنم ہوش ایسے جاتے رہے
غضب ہوا کہ نہ مینے کہا خدا حافظ

ہے خوف برہمی زلف یار کا ہم کو
پیام جاتی ہے لیکر صبا خدا حافظ

نہ سن کسی کے ستم شوق سے کیے جا تو
ہے اہل عشق کا اے پر جفا خدا حافظ

نمود سبزۂ خط کی اگر خبر ہے صحیح
تو حسن کا ترے اے دلربا خدا حافظ

یہ کہکے صبح شب وصل انہین کیا رخصت
نہ بہولنا کہین عاشق کو جا خدا حافظ

کبھی نہ پوچھا کہ تیرا مزاج کیسا ہے
ابھی سے ہے یہ مزاج آپکا خدا حافظ

وہ فوج ناز و ادا لیکے قتل کو آئے
ہے اے مسرت بیکس ترا خدا حافظ

ردیف عین مہملہ

آنا کیا ہے یار نے پہر میرے گھر شروع
پھر ہو چلا ہے آہ مین میری اثر شروع

پہر دیکھیے دکھاتی ہے تقدیر ہمکو کیا
پھر لطف یار کا ہوا بار دگر شروع

دو چار دن مین ہوگا کہین اس کا اختتام
لکنا کیا ہے خط اسے اے نامہ بر شروع

قاصد نے یہ کہا تھا وہان درد سر ہے آج
یہ سن کے ہوگیا مرے درد جگر شروع

دنیا رہے کہ ڈوبے تجھے اس سے کام کیا
رونا تو کر فراق مین اے چشم تر شروع

بے اعتنائی ہمسے تیری بے سبب نہین
غیرون سے ارتباط کیا ہے مگر شروع

ناصح خدا کے واسطے جا اپنی راہ لے
بک بک سے ہوگیا تری دوران سر شروع

ممکن نہین کہ تم کو رہے تن بدن کا ہوش
کی داستان فراق کی ہمنے اگر شروع

سچ کہیو کسکی تمکو مسرت تلاش ہے
پھرنا کیا ہے آپ نے کیون دربدر شروع

ردیف غین معجمہ

او نہین اور رحم آئے مجھپر دروغ
مقولہ یہ اُن کا ہے یکسر دروغ

غضب ہے کہ سنکر مرا حال زار
ستمگار کہتا ہے سنکر دروغ

مرا حال سنکر کہا غیر سے
کلام اُن کا ہوتا ہے اکثر دروغ

وہ اور آئینگے میرے گہر رات کو
یہ وعدہ ہے قاصد مقرر دروغ

جو کچہ آپ فرمائین وہ سب صحیح
کہین ہم جو کچہ وہ سراسر دروغ

کیا ہے قسم کہا کے اقرار وصل
بہلا ہمنشین سمجہون کیونکر دروغ

نہین اعتبار آپ کے قول کا
کہون گا نہین بندہ پرور دروغ

جو کہتا ہون مرتا ہون مین آپ پر
تو کہتے ہین وہ مسکرا کر دروغ

مسرت کلام اپنا ایسا نہین
کہین جسکو سنکر سخنور دروغ

ہین قول و قرار اُن کے یکسر دروغ
مگر کہہ سکے کوئی کیونکر دروغ

دُہلے گا نہ اُس بت کے دل کا غبار
ہے دعوی ترا دیدۂ تر دروغ

جو کہتا ہون مین چاہتا ہون تمہین
تو کہتے ہین واللہ یکسر دروغ

ترے عارض سرخ کے سامنے
سراسر ہے وصف گل تر دروغ

اُٹھایا ترا ناز کب غیر نے
نہ بول اِس قدر اے ستمگر دروغ

مسرت نہ باتونپہ قاصد کے جا

وہ بت آئیگا او ترے گھر دروغ

ردیف فا

ہوا اک نگاہِ نازمری جان اس طرف
ہے دل کو قتل ہونیکا ارمان اِس طرف

ہین اُس طرف نہانے کو کھولے اونہون نے بال
سینہ مین دل ہے میرا پریشان اس طرف

بیداد تا کجا کہ تحمل نہین رہا
ہواب نگاہِ لطف مریجان اِس طرف

وہ جارہے ہین اور مین کرتا ہون ہاے ہاے
تا مڑ کے دیکہ لین کسی عنوان اس طرف

آرایشین ہین جتنی وہ سب ہورہی ہین وان
اب کیا کرون مین وصل کا سامان اس طرف

ناوک جدہر لگاتا ہے تو ہے اُدہر جگر
بدبخت دل ہے مین ترے قربان اس طرف

اورایک اس زمین مین مسرت پڑہو غزل
شاعر لگائے بیٹھے ہین سب کان اس طرف

آجاؤ آج شبکو مری جان اِس طرف
کیا کیا کیا ہے وصل کا سامان اس طرف

پھر مسکرا کے نازو ادا سے اُسیطرح
اِکبار دیکھ لیجئے اے جان اس طرف

وہ دیکھتے ہین اُسطرف آئینہ ناز سے
بت بنگیا ہون ہو کے مین حیران اس طرف

آمادہ ساتھہ آنے کو ہے اُسطرف رقیب
یک لخت اُڑ گئے مرے اوسان اس طرف

کیا ہے درازدستیِ دست جنون کا ڈر
دامن ہے اسطرف نہ گریبان اس طرف

لیتا ہے دلمین شوق شہادت کا چٹکیان
آجاؤ لیکے تیغ مریجان اس طرف

کیا حال اپنا اونکو سناؤن مین ہمنشین
وہ رکہتے ہی نہین ہین کبھی کان اس طرف

واقف ہین اس سے آپ بہی دیکھو تو زیرِ بام
تہامے کھڑا ہے دل کوئی انسان اس طرف

بوسہ ملا نہ وصل مسرت ہوا نصیب

سب دل کے دلمین رہ گئے ارمان اس طرف

ہے نظر جب سے لگی رخسار جانان کی طرف / آنکھ اُٹھا کر بھی نہین دیکھا گلستان کی طرف

کوئی سنتا ہی نہین میری الٰہی کیا کرون / ہے زمانہ اُس عدوے دین و ایمان کی طرف

دیکھئے ہوتا ہے اب کس کس بلا کا سامنا / دل لیے جاتا ہے کوئی زلفِ پیچان کی طرف

کون کر سکتا ہے نظارہ جمالِ یار کا / کسکی ٹھہری گی نظر خورشید تابان کی طرف

حبذا ملکِ قناعت جسکا ہر مورِ ضعیف / رخ نہین کرتا کبھی ملکِ سلیمان کی طرف

گل کی جانب آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے پھر کبھی / گر نظر بلبل کرے اُس روے خندان کی طرف

یارب ایمان کو بچانا ہے نظر اُس شوخ کی / ہو کلیجے کی طرف دلکی طرف جان کی طرف

مژدہ اے زندان بشارت تمکو اے زنجیر و طوق / ہاتھ پھر جانے لگا بڑھکر گریبان کی طرف

اے مسرت جب سے دیکھا اُس لبِ گل رنگ کو / ہمنے چھوڑا دیکھنا لعلِ بدخشان کی طرف

ردیف قاف

کیا بتاؤن مین تمکو کیا ہے عشق / دشمنِ جان مبتلا ہے عشق

ہم کو اُس شوخ کا ہوا ہے عشق / جو سمجھتا نہین کہ کیا ہے عشق

دلِ عشاق سے کوئی پوچھے / سخت آفت ہے بد بلا ہے عشق

آپ اُسکو برا کہین ناصح / جس نے پہلے پہل کیا ہے عشق

کیون ملون اُنسے چھپکے ڈر کیا ہے / اب تو مشہور ہو چکا ہے عشق

دشمنِ جان ہے خویش و بیگانہ / ہمنے جب سے ترا کیا ہے عشق

مجکو دیتی ہے خلق کیون طعنے / میرے کیا اختیار کا ہے عشق

اے مسرت اُلجھتے ہین کیون شیخ
ان کو کیا کام اگر بُرا ہے عشق

سبحہ کا تجکو برہمن کو ہے زنار کا شوق
مجکو اے شیخ ہے اُس طرۂ طرار کا شوق

حال جنت جو بیان تو نے کیا اے واعظ
دل مین یان تازہ ہوا کوچۂ دلدار کا شوق

اسیلیے آہ نہین کرتے ہین خاموش ہین ہم
تا نہ کھل جاے کہین اُن پہ دلِ زار کا شوق

پہولے جامہ مین سماتے نہین گلہاے چمن
ہے جو اُس گلبن خوبی کو مرے ہار کا شوق

رخ نہ کرتا کبھی جنت کی طرف مین آزاد
گر نہ ہوتا مرے دلمین ترے دیدار کا شوق

سب یہی چاہین گے کس کس کو کروگے تم قتل
دیکھو للہ نہ کرنا کہین تلوار کا شوق

فرط شیرینی سے لب بند ہوئے جاتے ہین
دلمین آیا ہے جو وصفِ لب دلدار کا شوق

سیر فردوس سے کیا اُسکی تسلی ہوگی
جسکو ہے یار ترے سایۂ دیوار کا شوق

جنتی ہین وہ جو رکہتے ہین مسرت دل سے
اتباعِ سننِ احمدِ مختار کا شوق

ردیف کاف تازی

مری آہ پہونچی ہے دیکھو کہان تک
کہ چکر مین ہے ساتوان آسمان تک

ترقی مرے ضعف کی ہے یہان تک
فغان دل سے آتی نہین اب زبان تک

اثر گر مرے جذبِ دل کا نہین ہے
تو پہر کون لایا ہے تمکو یہان تک

تحمل ہمارا اگر دیکھنا ہے
کرو جور ممکن ہو تم سے جہان تک

وہ کہتے ہین ہمکو مزہ آرہا ہے
کہے جاؤن احوالِ دل مین کہان تک

کمند فغان ڈالکر دم مین پہونچا
دلِ ناتوان بام زلفِ بتان تک

نہین ہے اگر نامہ بر کوئی اے دل
تو نامہ مرا تو ہی لیجا وہان تک

ہے تنور سارا بدن سوزِ غم سے
لگی آگ سی ہے یہان سے وہان تک

نہین ہم مین طاقت تو آنسو ہمارے
بہا لیچلین کاش اُس دلستان تک

مسرت خدا سمجھے سوزِ نہان سے
ہوئے خاک جلکر مرے استخوان تک

ردیف کاف فارسی

اونکی طرح جو بمجھسے تو رہنے لگا الگ الگ
رہنے لگے حواس بھی مجھسے دلا الگ الگ

عالمِ خواب مین بھی گر بیٹھہ گیا مین اُسکے پاس
ڈال کے چین جبین پر کہنے لگا الگ الگ

رکھتے ہین عشق آپکا دونون صنم جدا جدا
مرے دل و جگر کو آپ دیجئے سزا الگ الگ

دن کو مین اشکبار ہون رات کو بیقرار ہون
حال مرا سنائیو باد صبا الگ الگ

دلکو آرزوے وصل آنکھ کو شوق دید کا
دیجئے ہر ایک درد کی مجھکو دوا الگ الگ

ناز ہے اُن کا دلفریب غمزہ ہی دشمنِ شکیب
سب کا ہے طرز الگ الگ سبکی ادا الگ الگ

کہتے ہین تیغ ناز سے آپ کے یہ دل و جگر
دونون مسرت ایک ساتھ خستہ ہون یا الگ الگ

ردیف لام

فرماتے ہین وہ سنتے ہین جب ماجراے دل
مرؔ و خدا کسی سے کوئی کیون لگاے دل

کس طرح ان بتو نپہ کُھلے مدعاے دل
آتی نہین ہے ضعف سے لب تک صداے دل

سہتے ہین ظلم غیر کے ہم تو ترے لیے
کیا ظلم ہے کہ تو ہی ہمارا ستائے دل

ملتا ہے ظالم اُسکی خلش مین مزہ مجھے
رہنے دے میرے سینے مین پیکان بجاے دل

غمزے ہین چٹکیان ہین ادائین ہین ناز ہین
کس کس کے ہاتھہ سے کوئی اپنا بچاے دل

ہوش وحواس وفہم وخرد کب کے چلدیئے
اب کیا رہا ہے پاس ہمارے سواے دل

پہر لیچلا وہین مجھے آیا جہان سے تہا
بے قدر کردیا مجھے تونے تو ہاے دل

کیا ہے چہپاتے ہو جو ڈوپٹہ سے بار بار
پہرتے ہو میری جان کسی کا چراے دل

شکوہ کیا جو بیدلی کا مینے یار سے
منہ پہیر کر کہا کوئی پہر کیون لگاے دل

دل دیکہے اوسکو کیا ہے مسرت اوٹہاے غم
اللہ یون کسی کا کسی پر نہ آئے دل

ہوئے وہ تو ہون دل لگانے کے قابل
یہان دل کہان ناز اُٹہانے کے قابل

وجود اپنا اسدّرہ مدعا ہے
ہے تعمیر اسکی گرانے کے قابل

یہ ٹہانی ہے اب بے محابا کہون گا
نہین حالِ دل کا چہپانے کے قابل

جو رخ اُس نے دیکھا کہا سب جہان نے
یہ نقشہ ہے دل مین جمانے کے قابل

بہت ہے گران گرچہ بارِ محبت
ولیکن ہے دل کے اُٹہانے کے قابل

خدارا کہین شوق اُس کا نہ کرنا
نہین ہوا ابہی تیغ اُٹہانے کے قابل

مرا دل جو دیکھا کہا شمع رو نے
یہ پروانہ وش ہے جلانے کے قابل

کہی یہ مسرت غزل خوب تمنے
ہے اُس بت کی محفل مین گانے کے قابل

ہزارون آفتین اور اک مرا دل
دے ہوتے ہزارون اے خدا دل

کرو جو چاہو تم کو دے چکے ہم
یہ اپنا باوفا یار آشنا دل

کوئی آغوش سے کیا لیگیا دل
ابہی تو تہا الہی کیا ہوا دل

وہان مارِ گیسو مین چلا ہے
قیامت کا ہے میرا من چلا دل

ہوا ہے خالِ روشن پر یہ دھوکا
کہ جلکر رہ گیا ہے یہ مرا دل

قدم اُس نے اُٹھایا اس سے رکھا
اُسی کی طرح ہے ناآشنا دل

ملی ہاتھون مین ترے کس نے مہندی
ہمارا رشک سے خون ہوگیا دل

خفا کیا ہوگیے ہین آپ ہم سے
ہمارا زندگی سے ہے خفا دل

غضب ہے باتون باتون مین اُڑاکر
ادا سے ناز سے وہ لے گیا دل

وہ کیا رکھا ہے زلفِ خم بہ خم مین
جو کہتے ہو مری جانے بلا دل

وہ بوسہ چھپ کے کیون دیتے ہین ہم کو
انہین دیتے ہین ہم تو برملا دل

غضب کہتے ہین لیکر دل مین چٹکی
ترا بیچین کس نے کردیا دل

نہ پوچھو کچھ کہان سے آرہا ہون
کہون کیا کس نے میرا لیلیا دل

ستمگر آخر اسکی حد بھی ہے کچھ
بھلا کبتک سہے تری جفا دل

مسرت چاہتے ہین دل وہ ہر دم
کہان سے لاؤن مین ہر دم نیا دل

ردیف میم

گھر اپنے تمہین بلائین گے ہم
نالے کا اثر دکھائین گے ہم

اے جذبہ دل اون کو کھینچ لانا
وہ کہہ گیے ہین نہ آئین گے ہم

کہتے ہین وہ اب یہان نہ آنا
کس طرح بہلا نہ جائین گے ہم

ناصح جو سنائے اب نصیحت
کیا کیا نہ تجھے سنائین گے ہم

گر وصل مین روٹھ جائین گے وہ
دل دیکے انہین منائین گے ہم

یون ہم کو نہ دل سے تم بھلاؤ
دیکھو کبھی یاد آئین گے ہم

غیرون کو ہی دیجئے آپ دشنام
یہ ناز نہ اب اُٹھائین گے ہم

جائین وہ ہزار منہ چھپا کر
کیا اونکو نہ تاڑ جائین گے ہم

دیکھین تو وہ کیسے سنگدل ہین
حال اپنا انہین سنائین گے ہم

گو ہاتھ اُٹھائین زندگی سے
الفت سے نہ ہاتھ اُٹھائین گے ہم

تو لاکھ ستاسے ہمکو ظالم
شکوہ نہ زبانپہ لائین گے ہم

چاہت کا تری سبب یہی ہے
اس دلکو کنوئین جہکائین گے ہم

جائین گے اگر وہان مسرت
دل کو یہین چھوڑ جائین گے ہم

روتا ہون تو کہتے ہین وہ ایسا نہ کرو تم
بدنام مجھے آپ کو رسوا نہ کرو تم

کہتے ہین ستا کر مجھے غوغا نہ کرو تم
خاموش رہو ظلم کا شکوا نہ کرو تم

تم ہنستے ہو اغیار سے یون سامنے میرے
پھر کہتے ہو مجھسے کبھی رویا نہ کرو تم

دل ٹوٹ گیا ہاتھ سے میرا تو بلا سے
ایجان کچھہ اس بات کی پروا نہ کرو تم

ہین دوست نہین دشمن ہی سہی دوست
جانے دو شبِ وصل ہین جھگڑا نہ کرو تم

ملتی ہے کسے حضرتِ واعظ مئے گلگون
پی جاؤ کچھہ اندیشۂ عقبا نہ کرو تم

آخر دلِ شیدا کی کوی بات تو مانو
بوسہ دو اگر وصل کا وعدا نہ کرو تم

یہ بگڑی ادا لاکھہ بناوٹ سے ہے بہتر
زلفون کو مری جان سنوارا نہ کرو تم

کہتے ہین وہ پاس آپکے ہم شوق سے آئین
بوسون کی اگر ہم سے تمنا نہ کرو تم

مشکل ہے کچھہ آسان نہین ملنا مرے دل کا
جب تک مرے پاس آکے تقاضا نہ کرو تم

کم سن ہین وہ اغیار سے کہدین گے مسرت

حال اپنا اُنہین جاکے سنایا نہ کرو تم

ردیف نون

جب آپ کو خیال ہمارا رہا نہین — سچ پوچھیئے تو جینے کا اب کچھ مزا نہین

کہنے لگے وہ جب مری حالت بگڑ چلی — ہم کیا کرین نصیب مین اِسکے شفا نہین

بیتاب ہون مین یاد مین اُس چشم مست کی — خواہش مجھے شراب کی کچھ ساقیا نہین

احسان کیون جتاتے ہو کیا دل نہین لیا — کچھ مفت تو حضور نے بوسہ دیا نہین

حیران ہون کہ دل مرا جاتا رہا کہان — بیٹھا ہون اک جگہہ کہین آیا گیا نہین

غیرون پہ ہر گھڑی نظرِ التفات ہے — میری طرف تمہاری توجہ ذرا نہین

دشمن کو دوست دوست کو دشمن سمجھ لیا — پہچان تمکو اچھے برے کی بھی کیا نہین

مین کیا گلہ کرون کہ نہین مجھسے ملتفت — غیرون کا بھی تو وہ بتِ ناآشنا نہین

غیرون سے کہتے ہین وہ مسرت کے ذکر پر
ہم جانتے ہین وہ تو کسی کام کا نہین

وہ نظرون مین جب سے سمائے ہوئے ہین — مرے دوست اپنے پرائے ہوئے ہین

مرے پاس وہ آج آئے ہوئے ہین — لجائے ہوئے مُنہہ چھپائے ہوئے ہین

وہ سیرِ چمن کو جو آئے ہوئے ہین — خجالت سے گل مُنہہ چھپائے ہوئے ہین

مین جاؤن یہ غیرت کا کب ہے تقاضا — کہ غیر اُن کی محفل مین آئے ہوئے ہین

سیہ بخت عاشق کا دل خون کرین گے — لگا کر مسی پان کھائے ہوئے ہین

برابر ہے سب اُن کا آنا نہ آنا — کہ غیرون کو ہمراہ لائے ہوئے ہین

وہ اکبار کیون رُک گئے ملتے ملتے — وہ بیشک عدو کے سکھائے ہوئے ہین

نہ کیون چشمِ حیرت سے دیکھین ستارے
وہ ماتھے پہ افشان لگائے ہوئے ہین

چورایا نہین ہے اگر دل ہمارا
تو کیون ہمسے آنکھین چرائے ہوئے ہین

کہو قتل عشاق مین دیر کیا ہے
بہت دیر سے سر جھکائے ہوئے ہین

دفا نام کو اِن بتون مین نہین ہے
مسرتؔ مرے آزمائے ہوئے ہین

اگر ہمیشہ تم ثابت ہوئے ہو گلعذارون مین
تو میر ابھی نہین ثانی تمہارے دلفگارون مین

وہ اب کیا مجکو پوچھین گے سنین گی بات کیا میری
ہوئے ہین آجکل اغیار اونکے دوستدارون مین

مٹادی اونکی خوبی صحبتِ اغیار نے ساری
ہین بیشک گل مگر نشو و نما پایا ہے خارون مین

ہمارا حال سنکر غیر سے کہتے ہین کیون سچ ہے
خدا کی شان اب ہم ہوگیے بے اعتبارون مین

گرا غش کہا کے مین قدمون پہ اونکے دیکھکر اونکو
یہ دیکھو عین بیہوشی مین ہو تمین ہوشیارون مین

پلانا شیخ کو پیرِ مغان اتنی کہ جھک جائین
ہوا ہے اتفاقاً اُن کا آنا بادہ خوارون مین

جو پوچھا حال میرا اون سے غیرون نے تو فرمایا
یہ وہ ہین نام جنکا چھپ چکا ہے اشتہارون مین

ضرورت ہے نہ خنجر کی نہ کچھ تلوار کی حاجت
کیا کرتا ہے قتلِ عام وہ ظالم اشارون مین

حواس و صبر و طاقت ہجر مین سب ہوگئی رخصت
فقط اک حضرتِ دل ہین ہمارے غمگسارون مین

دلِ پُر داغ سے عشاق کی نسبت جو رکھتا تھا
خوش آیا ہار لالہ کا انہین پہولونکے ہارون مین

تمہین ایجان ہم پہچان لین گے لاکھ خوبون مین
مہ کامل کا جلوہ چھپ نہین سکتا ہے تارون مین

رحیم و باذل و دین پرور و عادل نہین دیکھا
مسرتؔ تاجور کے مثل ہمنے تاجدارون مین

نہین ہے دوسرا مجھسا تمہاری جان نثارون مین
اگر سمجھو تو میرا دم غنیمت ہے ہزارون مین

غضب ہے پی گیے تعریف مے کی سنکے رندون سے
سمجھنا اب نہ واعظ آپکو پرہیزگارونمین

کبھی اپنی تڑپ بجلی نے گر انکو دکھای ہے
اڑے ہین قہقہے کیا کیا تمہارے بیقرارونمین

جنون و عشق کا شہرہ ہمارے مٹ نہین سکتا
نہ ہونگے ہم رہین گے یہ ہمارے یادگارونمین

بڑہاتے ہین سب اپنے اپنے زخم انکے دکہانے کو
سنا ہے آج وہ آئین گے اپنے دلفگارونمین

غنیمت ہے عدو سے میری نسبت وہ یہ کہتے ہین
نہ وہ کچھ دوستونمین ہے نہ میرے دوستدارونمین

مسرت کیون نہ خوبانِ جہان رکہین عزیز انکو
ہین وہ خوبونمین ایسے چاند ہو جیسے ستارونمین

ناصح تو روز و شب ہمین سمجھائے جاتے ہین
الفت سے اُسکی ہم کہین باز آئے جاتے ہین

کہتا ہون کب کہ غیر سے الفت ہے آپکو
کیون آپ میرے سر کی قسم کہائے جاتے ہین

الجھے گا دل کسی کا پہنسے گی کسیکی جان
گیسو یہ بے سبب نہین سلجھائے جاتے ہین

کہتا نہین ہے یہ بھی تو کوئی شبِ فراق
آجاؤ آپ مین کہ وہ اب آئے جاتے ہین

نکلین گی اُن سے وصلکی کیا خاک حسرتین
وہ تو سوالِ وصل پہ شرمائے جاتے ہین

آغوش وہم مین بھی جو لیتا ہون مین انہین
اللہ ری نازکی کہ وہ گھبرائے جاتے ہین

مجبوری کا مقام ہے عاشق ہین کیا کہین
جو اُنکے جی مین آتا ہے فرمائے جاتے ہین

اوصاف جس قدر مہ کنعان مین تہے سنے
اُس ماہرو مین اُس سے سوا پائے جاتے ہین

کرتے نہین ہین بات مسرت کسی سے آج
عطر اُس نے مل دیا ہے تو اترائے جاتے ہین

کہین ایتو آجائین وصلت کے دن
گذر جائین یارب یہ فرقت کے دن

ترسے عاشقون سے نہ ہوگا کبھی
کہ لین تجھسے بدلا قیامت کے دن

بہار آئی خوشی بلبل زار ہو
گیے اب تو تیرے مصیبت کے دن

ہوا خط نمود آئینہ دیکھیے
گیے آپ کے حسن وصورت کے دن

یہان جتنا چاہو ستا لو ہمین
پر انصاف ہوگا قیامت کے دن

مرا دل جو توڑا غضب کیا کیا
ابھی تو ہین اُنکے شرارت کے دن

ہمارے ہی پاس اتو رہتے ہین وہ
گیے اب وہ غیرون کی صحبت کے دن

وہ چھپ چھپ کے آنے لگے رات کو
پھرے ہین کچھ اتو مسرت کے دن

یوہین وہ کاش نہ تیغ آبدار کرین
کہ دشمنون ہی مین اپنے مجھے شمار کرین

وہ ہم سے وصل کا وعدہ ہزار بار کرین
ہم ایسے پکے نہین ہین کہ اعتبار کرین

کنارہ ہم سے عبث کرتے ہو قسم لیلو
بجز تمہارے کسیکو جو ہمکنار کرین

یہ جی مین ہے کہ ہمین لائین چلکے وان کی خبر
کہان تک آپنکا قاصد کے انتظار کرین

وہ ہمکنار ہون ہم سے یہ غیر ممکن ہے
بس اب کنارہ کشی اُن سے اختیار کرین

خوشی سے اونکو دکھائین گے داغِ دل اپنے
وہ آکے شوق سے نظارہ بہار کرین

رہا ہے آپ کے گیسو کا مدتون یہ اسیر
بلائین لین دل مضطر کی آپ پیار کرین

وہ ہم نہین ہین کہ شکوہ زبان پر لائین
جفائین شوق سے ہم پر ستم شعار کرین

بلائین وان مجھے یا خود یہان چلے آئین
وہ ایک بات تو دو مین سے اختیار کرین

جو شاہباز نظر کا ہے امتحان منظور
وہ مرغ دل کا مرے شوق سے شکار کرین

ہزار جان سے مسرت مین اُنپہ قربان ہون
وہ میرے گھر جو قدم رنجہ ایکبار کرین

تمھارے عاشقِ جان باز جیتے ہین نہ مرتے ہین
سسکتے ہین پڑے فرقت مین دن جینے کے بھرتے ہین

یہ مضمون جی سے تنگ آکر انھین تحریر کرتے ہین
جو آنا ہو تو جلد آجاؤ ورنہ ہم تو مرتے ہین

تعجب تھا مجھے یہ وجہ کیون بیداد کرتے ہین
سنا ہے رات دن اغیار اونکے کان بھرتے ہین

تمھاری بزم مین عشاق کی یہ قدر ہوتی ہے
کبھی گرتے ہین نظرون سے کبھی دلسے اوترتے ہین

نہین آسان چلنا حضرتِ دل راہِ الفت مین
جنابِ خضر بھی اس جا سنبھلکر پانون دھرتے ہین

کیکے دلکو پھانسین گے وہ شاید پیچ مین لاکر
الٰہی خیر کیجو ہر گھڑی گیسو سنورتے ہین

پریشانی ہماری رنگ لائی کچھ نہ کچھ آخر
بناتے ہین وہ گیسو جتنے اوتنے ہی بکھرتے ہین

خدا جانے کیا کیا سحر تو نے اے بتِ کافر
کہ مرتے مرتے عاشق دم تری الفت کا بھرتے ہین

مرے مرقد پہ آکر فاتحہ بھی تو نہین پڑھتے
مسرت بار ہا گو اسطرف سے وہ گذرتے ہین

اونکا قصور کیا ہے نہ آئے جو خواب مین
گزری تمام رات یہان اضطراب مین

دیکھا تھا اونکی کاکلِ مشکین کو خواب مین
کمبخت دل ہے شب سے مرا پیچ و تاب مین

قاصد جو میرے حال پہ وہ مہربان نہین
کیون مہربان لکھا مجھے خط کے جواب مین

اسوقت کچھ مین سن نہین سکتا جناب کی
واعظ خطا معاف ہون شغلِ شراب مین

تقوی ہمین سکھاتے ہین شیخ ان سے پوچھئے
کیا تھے جناب ایسے ہی عہدِ شباب مین

اے جان بے سبب مین نہین چھیڑتا تمھین
آتا ہے لطف مجکو تمھارے عتاب مین

سوزِ تپ درون سے تڑپتا رہا ہون مین
سیماب وار عمر کٹی اضطراب مین

پی چلتے ہین شیخ پیرِ مغان کے کہے پہم
ہے کسکو یان تمیز عذاب و ثواب مین

قاصد انھین کے ہاتھ کی تحریر ہے اگر
کیون گالیان لکھین نہین خط کے جواب مین

جان تک نثار کرنیکو حاضر ہون اے صنم — دل کس شمار مین ہے جگر کس حساب مین

اُس بت کو ایکبار مسرت جو دیکھلون
سجدے کرون ہزار خدا کی جناب مین

شوق اُن کو مشق غمزہ و ناز و ادا کے ہین — سامان یہ تمام ہماری قضا کے ہین
لیٹے ہین پاس مُنہ کو ڈوپٹہ سے ڈہانک کر — پابند وصل مین بھی وہ شرم و حیا کے ہین
کیا چٹکیون مین زلف نے اُسکی اُڑا دیا — کیون آج ہوش اُڑے ہوئے باد صبا کے ہین
ہر وقت قدسیون کی زبان پر ہے الحفیظ — گردون پہ غلغلے مری آہ و بکا کے ہین
ناز و ادا و شوخی و انداز دلبری — حصے مین سب یہ اُس بتِ کافر ادا کے ہین
کیون لوگ ہو رہے ہین پریشان حشر مین — دیوانے کیا یہ سب تری زلفِ دوتا کے ہین
کہکر برا بتون کو نہ دل اُن کے توڑئے — اے شیخ بت پرست بھی بندے خدا کے ہین
مجھسے ملایا غیر سے اونکو لڑا دیا — ادنی یہ شعبدے مری آہِ رسا کے ہین

لیتا ہے کیون زبان پہ مسرت خدا کا نام
عشاق کشتہ اُس نگہ فتنہ زا کے ہین

اب تو اغیار اُن کے پیارے ہین — ہم نہ اُن کے نہ وہ ہمارے ہین
ہم تو ہر طرح سے تمہارے ہین — کہئے کچھ آپ بھی ہمارے ہین
پارہ پارہ ہین عاشقون کے دل — کس غضب کے ترے نظارے ہین
ہو چکا وصل مل چکا بوسہ — جہوٹے اقرار سب تمہارے ہین
اللہ اللہ حضرتِ واعظ — میکدے کی طرف سدہارے ہین
آج کتنون کے گہر بگاڑو گے — تمنے گیسو بہت سنوارے ہین

نہیں افشان تمہارے بالون پر
جلوہ گر رات مین ستارے ہین

کیا بتاؤن مین تمکو ہجر کا حال
آہ و زاری مین دن گزارے ہین

اُن مین ہین دلبری کے سب انداز
ناز ہین غمزے ہین اشارے ہین

کیا کہون پیچ تاب دل کا سبب
تری زلفون نے پیچ مارے ہین

ہو مسرت نہ کیون فدا اُن پر
بھولے بھالے ہین پیارے ہین

شوخی چاہے جو یار آنکھون مین
رکھہ دل بیقرار آنکھون مین

لیگیا دل کو اک نگاہ مین وہ
ہمنے رکھا ہزار آنکھون مین

پیشتر دل مین تہی جگہہ اوسکی
اب تو رہتا ہے یار آنکھون مین

دل ہی کچھہ جانتا ہے ہجر کا غم
آگئی جانِ زار آنکھون مین

سرخ ڈورے ہین اونکی آنکھون کے
یا کھلی ہے بہار آنکھون مین

چشم بد دور ہین تری آنکھین
منتخب بے شمار آنکھون مین

کہین شب کو اگر نہین جاگے
ہے یہ کیسا خمار آنکھون مین

کیا سمایا ہے نوح کا طوفان
میری ان اشکبار آنکھون مین

تیری فرقت مین تارے گن گن کر
رات کاٹی ہے یار آنکھون مین

دیکھنے کو مسرت اُس گل کے
ہے نظر بیقرار آنکھون مین

وہ رونے کو میری ہنسی جانتے ہین
لگانے کو دل لگی جانتے ہین

جو رسم و رہِ عاشقی جانتے ہین
مرا حالِ دل کچھہ وہی جانتے ہین

سمجھتے نہین غلط کیا شے ہے واعظ / جو عاشق ہین اُسکی گلی جانتے ہین
سلوک آپ کرتے ہین جو عاشقون سے / سبھی دیکھتے ہین سبھی جانتے ہین
مری عاشقی کو مری دوستی کو / غضب ہے کہ وہ دشمنی جانتے ہین
ہے عشاق کی قدر کرنا مناسب / یہی لوگ قدر آپکی جانتے ہین
محبت نہو جس کے دل مین بتون کی / ہم اُسکو جہان مین ولی جانتے ہین
یہ بات اور ہے آپ سے گر چھپائین / مرا حال سب مدعی جانتے ہین

خدا کو خدا جانتے ہین مستر
محمد کو سچا نبی جانتے ہین

احوال میرا لائقِ شرح و بیان نہین / تم یہ نہ جانا مرے منہ مین زبان نہین
تمکو مجھی سے ربط کچھ اے دلستان نہین / جاتے ہو سب جگہ مگر آتے یہان نہین
ہمراہ یاس کے ہے کچھ امیدِ یار بھی / بولے سوالِ وصل پہ وہ مجھسے ہان نہین
کیا گلستان کی سیر خوش آئے مجھے بھلا / پیشِ نظر مری وہ رخِ دلستان نہین
کیا کیا نہ اُسکے عشق مین کی جانفشانیان / پر کیا کہین کہ یار زرا قدردان نہین
حاجت نہین ہے کچھ رقمِ خط کی نامہ بر / سب میرا حال اُسپہ عیان ہے نہان نہین
بوسہ دیا جو تمنے تو ہمنے بھی دل دیا / اسکا تو ذکر ہوتا ہے اُسکا بیان نہین
کیون داغِ دل کے دیکھ کے مین شادمان نہون / اس باغ کی بہار کو خوفِ خزان نہین
راحت ملیگی زیرِ زمین ہمکو کس طرح / کیا ہمنشین زمین کے تلے آسمان نہین
سو بار اسکو دھو تری دامن سے چھٹ چکا / عشاق کا یہ خون ہے کچھ رنگِ پان نہین
کہتے ہو کیون کہ جان کا دینا نہین ہے سہل / منظور آپ کو جو مرا امتحان نہین

کیون دیر کو نہ جاؤن مین کعبہ کو جاؤن کیون
واعظ تمہین کہو وہ کہان ہے کہان نہین

فرماتے ہین کلام مسرت کا سنکے وہ
دنیا مین ایسا شاعر شیرین زبان نہین

نہین بہولا عتاب کی باتین
یاد سب ہین جناب کی باتین

ہجر مین وصل کا مگر مذکور
ہمنشین ہین یہ خواب کی باتین

راز سب کہول دینگے حضرت دل
آپکے اضطراب کی باتین

ہمنشین چہپ کے ہم سنائین گے
اُنکی شرم و حجاب کی باتین

واعظو کیا ہمین نہین آتین
یہ عذاب و ثواب کی باتین

چہیڑ کر مفت کیون پریشان ہون
زلف پر پیچ و تاب کی باتین

چاہتا ہون کہ اُنکے منہ سے سنون
دہن لاجواب کی باتین

نقطۂ انتخاب ہین گویا
دلبرِ انتخاب کی باتین

ربط عشاق سے کرو پیدا
نہ کرو اجتناب کی باتین

ہنستے ہو شیخ پر مسرت تم
ہین یہ عہدِ شباب کی باتین

جو عشق تیرا اثر وان نہین تو یان بہی نہین
اُنہین خیال اگر وان نہین تو یان بہی نہین

پیام بہیج سکین ہم اونہین نہ وہ ہم کو
اگر صبا کا گذر وان نہین تو یان بہی نہین

بلائین شوق سے وہ ہمکو خواہ آپ آئین
عدو کا خوف اگر وان نہین تو یان بہی نہین

وہ ہون کہ مین ہون سبہی کے لیے محبت مین
وفا ہے شرط مگر وان نہین تو یان بہی نہین

خفا نہو یہ تیرے چہیڑنے کو لکہا تہا
غم فراق اگر وان نہین تو یان بہی نہین

ہے اُن کو یاد ہماری تو ہمکو یاد اُن کی
قرار شام و سحر وان نہین تو یان بھی نہین

خوشی سے بوسہ وہ دینے کو ہین مین دل اپنا
کسی طرح کا جو شر وان نہین تو یان بھی نہین

ہون صاف مین ہی نہین ہے گر انکے دلمین غبار
شکایتون پہ نظر وان نہین تو یان بھی نہین

مسرت آج مین ڈھونڈھ آیا دیر و کعبے مین
وہ میرا رشک قمر وان نہین تو یان بھی نہین

کیا جانین جاتا ہے وہ ستمگر کہان کہان
دیکھ آیا نامہ بر اُسے جا کر کہان کہان

سنتے جو یہ کہا کہین دیکھا تھا آپ کو
کہنے لگے وہ ناز سے ہنسکر کہان کہان

روشن اُسی کے دم سے ہے دیر و حرم کا نام
ہے جلوہ گر وہ ماہ منور کہان کہان

مسجد مین خانقاہ مین کعبے مین دیر مین
دیکھ آئے تجکو اے بت کافر کہان کہان

الفت مین اُسکی چین نہین ایک جا تجھے
لیجاؤن تجکو اے دل مضطر کہان کہان

دل مین جگر مین سینۂ عاشق کی آنکھ مین
تیری نظر نے یار کیا گھر کہان کہان

اہل ختا ہین لوٹ تو اہل ختن ہین غش
پھیلی ہے بوے زلف معنبر کہان کہان

گہ دل مین گاہ دیر مین کعبہ مین ہے کبھی
ڈھونڈھون مین تجکو جا کے ستمگر کہان کہان

ہے اے مسرت اسکو خیال تلاش یار
لیجائے دیکھئے دل مضطر کہان کہان

وہ اپنی زلفین بنا چکے ہین جبین پہ افشان لگا چکے ہین

خبر یہ احباب لا چکے ہین کہ اب سواری منگا چکے ہین

ہوا نے مجھے کیا جو جل رہا ہون یہ بیہودہ راہ چل رہا ہون

عبث کلیجے کو مل رہا ہون عدو کے گھر جب وہ جا چکے ہین

کہو کہ بخشے خطا تمہاری کیا کرین کب تک آہ و زاری
ہے ابتو حالت بُری ہماری سزا محبت کی پا چکے ہین

وہی محبت کا ولولہ ہے جفائین سہنے کا حوصلہ ہے
نہ کچھ شکایت نہ کچھ گلہ ہے اگرچہ صدمے اُٹھا چکے ہین

تمہین قسم ہے ستائے جانا جفا سے ہرگز نہ باز آنا
وجود عشاق کا مٹانا بہت مزے یہ اُڑا چکے ہین

شرارے نکلے دل و جگر سے ٹپک پڑا خون چشم تر سے
سنا جو ہمنے عدو کے گھر سے منگا کے مہندی لگا چکے ہین

دلِ حزین ہو رہا ہے مضطر ہمارے پہلو مین بیٹھو آکر
بس اب نکالو نہ تم کوی شر کہ رنجِ فرقت اُٹھا چکے ہین

وہ وصل کی شب کا مے پلانا ہے یاد مجھکو نہین ہون بھولا
جو مانگنا پھر تو ہنس کے کہنا ابھی تو تجھکو پلا چکے ہین

نہ جاؤ صورت پہ اُنکی حضرت یہ بت غضب کے ہین بےمروت
تم ان کے دلدادہ ہو مسرت یہ اور سے دل لگا چکے ہین

ردیف واو

نہ ستانا کسی بیکس کو خدارا دیکھو
ایسی باتون کا نتیجہ نہین اچھا دیکھو

دل تمہین لینے دیا میرا کلیجا دیکھو
آنکھ اُٹھا کر بھی ادھر ہینے نہ دیکھا دیکھو

جب سوال اُن سے کیا وصل کا ہمنے تو کہا
دین گے پھر اسکا جواب آپکو اچھا دیکھو

ماہرو آپ سا پہلو مین مرے آ بیٹھا
یک بیک آج نصیبا مرا چمکا دیکھو

لوگ عاشق کو لیے جاتے ہین مقتل کیطرف
آ کے تم بہی تو لب بام تماشا دیکھو

یہی وحشت ہے اگر زلف کے دیوانونکی
شہر کچہہ روزون مین ہو جائیگا صحرا دیکھو

ٹکٹکی باندہ کے دلکو تو بہت دیکہہ چکے
اک نظر میری طرف بہی تو خدارا دیکھو

جس سے دل ٹوٹے مرا بات نہ کرنا ایسی
کہین اغیار کے کہنے مین نہ آنا دیکھو

قتل کرتے ہو مسرت کو برا کرتے ہو
نہ ملیگا تمہین عاشق کوی ایسا دیکھو

دیکھین حضور غیر کو اور ہم حضور کو
پہر خاک صبر آئے دلِ نا صبور کو

یہ دل ہے یہ جگر ہے ہمارا یہ جان ہے
لے لیجئے پسند ہو جو شے حضور کو

سمجہا تہا کب مین آپ سے یوسف کو خوبتر
الزام دیجئے نہ کسی بے قصور کو

کیون میری جان لیتے ہین سمجہائیے زرا
انداز کو ادا کو حیا کو غرور کو

بولے وہ میری نعش پہ آکر کہ یاد رکہہ
سمجہین گے آنکہ اٹہا کے بہی دیکھا جو حور کو

کیا حوصلہ ہے دل کا ہو اُس جلوہ سے دوچار
جسنے جلا کے خاک کیا کوہِ طور کو

مانا کہ ہین کثیر مسرت ترے گناہ
پر کچہہ کم سمجہہ نہ رحمتِ ربِ غفور کو

دیکہہ ظالم نہ تو جلا دل کو
کہتے ہین خانۂ خدا دل کو

کیسے انجان بن کے پوچہتے ہین
سچ بتا کس نے لے لیا دل کو

کہین لگتا نہین ہے جی اسکا
تمنے وحشی بنا دیا دل کو

بوالہوس ہے مگر نہین عاشق
عشق ہر گل سے ہے عنا دل کو

گالی کہاتا ہے چہیڑ کر اونکو
پڑ گیا ہے یہی مزہ دل کو

سبب عشق یار ہے یا دل
کہون اُسکو برا مین یا دل کو
جان کے مجکو پڑ گیے لالے
تمنے ناحق رولا دیا دل کو

اے مسرت نہ اُس سے آنکھ ملا
لے ہی لے گا وہ دلربا دل کو

کہتے ہین وہ ہمین رسوا نہ کرو
پیار کی آنکھ سے دیکھا نہ کرو
غیر کو پاس بٹھایا نہ کرو
فتنۂ حشر اُٹھایا نہ کرو
بخت دشمن کو جگایا نہ کرو
تم اُسے ساتھ سُلایا نہ کرو
ظلم کرتا ہے ستمگر مجھ پر
پھر یہ کہتا ہے کہ غوغا نہ کرو
نقش امید مٹا کر میرا
نقشۂ غیر جمایا نہ کرو
دیکھو نازک ہے ہمارا بھی مزاج
آنکھ تم ہمکو دکھایا نہ کرو
لڑ مرین اہل محبت نہ کہین
بزم مین آنکھ لڑایا نہ کرو
غیر کے سر کی قسم جھوٹی بھی
رشک کہتا ہے کہ کھایا نہ کرو
ہو کے اغیار سے سرگرم سخن
جان عاشق کو جلایا نہ کرو

ہے یہی چاہنے والا باقی
تم مسرت کو ستایا نہ کرو

ساقیا منہ سے لگا دے مرے پیمانے کو
جی سے نکلین گی دعائین ترے میخانے کو
آئے تھے حضرت واعظ اُسے سمجھانے کو
اڑ گیے ہوش جو دیکھا ترے دیوانے کو
جب کہا کیون دل صد چاک لیے جاتے ہو
ہنس کے بولے کہ فقط زلف کے سلجھانے کو
دل مین پایا اُسے اپنے نہ ملا یان نہ وہان
کبھی کعبے کو گیے ہم کبھی بت خانے کو

جذبِ دل مین ترے قربان منالے اونکو
دیکھ بیٹھے ہین وہ روٹھے ہوئے گہر جانے کو

غیر اگر اون کو بلائے تو ابہی جاتے ہین
پانو مین مہندی لگی ہے مرے گہر آنے کو

خیر گر چاہتے ہو جبہ و دستار کی تم
چہیڑنا شیخ نہ دیکھو کسی مستانے کو

کہتے ہین وہ کہ محبت نہین ہمکو اس سے
بوسہ دشمن کو دیا ہے ترے ترسانے کو

کرتے ہین کیون ترے عاشق کو نصیحت احباب
کیسے دیوانے ہین سمجہاتے ہین دیوانے کو

وصل کی شب ہے مسرت سے چہپایا کیون مُنہ
کیا یہی رات ہے ظالم ترے شرمانے کو

یہ سچ ہے عاشقِ دلسوز سرگرمِ فغان کیون ہو
مگر اے مہربان او سپر کوی نامہربان کیون ہو

نہین منظور اگر سر پہوڑ کر مرنا مرا اسکو
تو پہر فرہاد کی مجکو سناتے داستان کیون ہو

بتاؤن کیا تمہاری اسمین ہوگی کیسی رسوای
غرض کیا ہے تمہین پہر غیر کے گہر مہمان کیون ہو

گریبان مین زرا سر ڈالکر اپنی کمر دیکھو
پہر آکر پوچہنا مجہسے کہ ایسے ناتوان کیون ہو

نہین رکہتے زمین پہ پانون وہ اللہ ری نخوت
اگر رفتار ہو ایسی قدم کا پہر نشان کیون ہو

سنے کیون گالیان اونکی کہے کیون منہ سے کچہ اپنے
ہمارے نامہ بر کے کان ہی کیون ہون زبان کیون ہو

نہ شرماؤ کہ شوقِ وصل مین یان خود ہی بیخود ہین
ہمین جب اُٹھ گیے تو پہر یہ پردہ درمیان کیون ہو

جفاے تازہ یاد آئی کہ دل لینے کی نیت ہے
کہو تو کچہ تو ایسے آج مجہپر مہربان کیون ہو

یہ مرجانے کی جا ہے پوچہتے ہین وہ تجاہل سے
کہ ہو بیچین ایسے کس لیے تم نیمجان کیون ہو

پریشان بال ہین اونکے خمار آلودہ آنکہین ہین
مزہ اُسپر یہ ہے کہتے ہین مجہسے بدگمان کیون ہو

کہو اقرارِ وصل اُس نے کیا یا قتل کا وعدہ
مسرت خیر تو ہے آج ایسے شادمان کیون ہو

چین آتا نہین زرا دل کو
ہاے کیا تمنے کر دیا دل کو

وضعداری مین دونون کامل ہین
آفرین تمکو مرحبا دل کو

نہ اُسے دیکھتے نہ دل آتا
آنکھ ہی نے ڈبو دیا دل کو

رہزنی ہے کہ دلربائی ہے
بیٹھے بیٹھے اُڑا لیا دل کو

زلف مشکین سے باندہیے مشکین
اسطرح دیجیے سزا دل کو

آپ ہی بیچین اسکو کرتے ہو
آپ ہی کہتے ہو کیا ہوا دل کو

آپ کے کام کا رہا ہی نہین
آپ لیکر کرینگے کیا دل کو

مین تو سمجہا جو کچہہ کہا تو نے
کیسے سمجہاؤن ناصحا دل کو

راہِ الفت مین خضر کا کیا کام
ہم سمجہتے ہین رہنما دل کو

اے مسرت تم اُن کے عاشق ہو
تمسے نسبت ہے کیا عنا دل کو

وصل مین ضد نہ کرو مان لو کہنا دیکھو
دم نکل جاے گا ایجان ہمارا دیکھو

خط کی جا بہیجا ہے کاغذ مجہے سادا دیکھو
پیش آیا مرے تقدیر کا لکہا دیکھو

یہ نظر کا ہے قصور اُسکو نہ دیکھے جو کوئی
ورنہ ہر چیز مین ہے یار کا جلوا دیکھو

دیکہا جلوہ جو تمہارا تو مین کیا کیا تڑپا
آنکھ اُٹھا کر بھی ادہر تمنے نہ دیکھا دیکھو

اُس نے مدت مین کیا بہی تو یہ اقرار کیا
دیکھ لو دور سے نزدیک نہ آنا دیکھو

دیکھو اے حضرتِ دل اوسکو نظر سے میری
قیس کی آنکھ سے لیلیٰ کا تماشا دیکھو

آپ ہی چال سے وہ حشر بپا کرتے ہین
آپ ہی کہتے ہین یہ شور ہے کیسا دیکھو

دیکھکر مجکو ذرا زلف بھی دیکھو اپنی
حال دونون مین پریشان ہے کسکا دیکھو

سرو کو دیکھ کے کیا خاک خوشی حاصل ہو
دل تو کہتا ہے اوسیکا قدِ بالا دیکھو

عشق آنگیز ہے ہر شعر مسرت اوسکا
تم بہت خوش ہو جو دیوان ہمارا دیکھو

دل مین نہو جو سوز تو لب پر فغان نہو ـ ممکن نہین کہ آگ جلے اور دہوان نہو
نقش قدم سے تاڑ نہ جائین کہین رقیب ـ آنا تم اسطرح کہ قدم کا نشان نہو
غوو کرکے ہم خفا نہین کہاتے ہین گالیان ـ کیا لطف چہیڑ چہاڑ اگر درمیان نہو
ہم اور جان دینگے تمنا سے حور مین ـ اے بت خدا کے واسطے تو بدگمان نہو
آزردہ مجھسے تو ہے مین جینے سے تنگ ہون ـ کیا لطف زندگی کا جو تو مہربان نہو
خنجر تمہارے ہاتھ مین ہے مین ہون غیر ہی ـ کیون کل پہ ٹالتے ہو ابھی امتحان نہو
کہنے لگے جو نالہ کیا اون کی بزم مین ـ برپا یہ حشر اور کہین ہو یہان نہو
یہ بھولی باتین سننے مین آئینگی پھر کہان ـ کمسن ہی وہ رہے کبھی یارب جوان نہو

تنہا تم اپنے گھر پہ بلاتے تو ہو مگر
اونکو کہین کچھ اور مسرت گمان نہو

نگہ قہر سے پھر دیکھو دوبارا ہمکو ـ بہا گیا ہے یہی انداز تمہارا ہمکو
کیون لگائے نہ رہین سینے سے دلکو ہردم ـ تمکو پیارا ہے تو پھر کیون نہو پیارا ہمکو
ہجر مین ہے تری مژگان کا تصور دل مین ـ ایک تنکے کا بھی کافی ہے سہارا ہمکو
باز آتے ہین کہین عشق بتان سے توبہ ـ ناصحا جاؤ ستاؤ نہ خدارا ہمکو
کس لیے باندھی ہے تلوار کمر سے تو نے ـ بس ہے ظالم تری ابرو کا اشارا ہمکو
یہ اگر دور ہو آنکھون سے تو سوجھے کیا خاک ـ خال ابرو ہے ترا آنکھون کا تارا ہمکو
کبھی اس بات کی رکھنا نہ توقع ہم سے ـ تم ملو غیر سے یہ ہوگا گوارا ہمکو

ہے خمار آنکھوں مین جاگے ہو کہین رات کو تم
کہائے ہین بحر محبت مین ہزارون غوطے

حال معلوم ہوا آپ کا سارا ہم کو
نہ ملا پر نہ ملا اوسکا کنارا ہم کو

اونکی جانب جو نظر کی تو مسرت یہ کہا
آنکہین پہوٹین جو کوئی دیکہے دوبارا ہم کو

تمنے دیدار جو اے جان دکہایا مجکو
شکوہ اوسکا نہین زنہار خدایا مجکو

اوسکی قدرت کا تماشا نظر آیا مجکو
جو نہ دیکہا تہا ان آنکہون نے دکہایا مجکو

ہائے قسمت کہ شب وصل بہی جاگے نہ نصیب
صبح تک اُسنے نہ ساتہ اپنے سُلایا مجکو

رشک سے تہام کے دل بیٹہہ گیا غیر اپنا
لطف سے اُس نے جو پہلو مین بٹہایا مجکو

مو بمو گیسوے پر پیچ سے پوچہو احوال
کیا کہون کس نے پریشان بنایا مجکو

یہ بہی صاحب کوی شوخی ہی کہ شب محفل مین
گرمیان کرکے رقیبون سے جلایا مجکو

دل یہ کہتا تہا کہ قاصد پہ مجہے کر صدقے
مژدۂ آمد جانان جو سنایا مجکو

اون سے شوخی کی شکایت جو کبہی کرتا ہون
وہ یہ کہتے ہین کہ کیون شوخ بنایا مجکو

دل کو میرے وہ سزا دو کہ کبہی یاد کرے
تم کو بدنام کیا اُس نے جلایا مجکو

ایسی ہی باتین ہوا کرتی ہین دل لینے کی
پہر بگڑ کر کہو کیون تو نے منایا مجکو

ہے شب و روز دعا تجہسے مسرت کی یہی
بخشدے اپنی عنایت سے خدایا مجکو

ردیف ہای ہوز

وابستہ دل ہے حلقۂ زلف دوتا کیساتہ
لطف و کرم بہی ہمپہ ہے جور و جفا کیساتہ

ہے کس بلا کی اسکو محبت بلا کیساتہ
ہر بات آپکی ہے فریب و دغا کیساتہ

لو چٹکیاں نکال کے گھونگٹ سے اپنا ہاتھ
ہے لطف جب کہ شوخی بھی ہو کچھ حیا کیساتھ

بگڑی جو زلف آہ سے میری بگڑ گئی
لڑتے ہو تم تو خیر سے صاحب ہوا کیساتھ

ایسا نہ جانتے تھے کہ مچلیگا اس طرح
پچھتائے اُسکی بزم میں ہم دلکو لا کے ساتھ

بولے جو بیوفای کا اُن سے گلہ کیا
اب آپ دل لگائیں کسی باوفا کیساتھ

کچھ دل کیساتھ ہم کو نہیں احتیاج خضر
جائیں گے اُس گلی میں اسی رہنما کیساتھ

ہو جائے گھٹ کے کاہ کے مانند تن مرا
اُڑ جاؤں تا میں اُسکی گلی میں ہوا کیساتھ

دینگے دعا ہم آپکو بعدو سے بھی دو
اک بوسہ تم سے مانگتے ہیں التجا کیساتھ

دیتا نہیں ہے ساتھ بُرے وقت میں کوئی
دل بھی چلا گیا اُسی نا آشنا کیساتھ

ہر وقت ہے خدا سے مسرت کی یہ دعا
ہو حشر یا الٰہی مرا مصطفا کیساتھ

ردیف یاے تحتانی

کپڑے بدلتے ہو جو مری جان نئے نئے
دلمیں ہمارے آتے ہیں ارمان نئے نئے

سیکھے چلن ہو خوب مری جان نئے نئے
آرائشوں کے ہوتے ہیں سامان نئے نئے

ہے داغہاے دلکی مری تازہ تر بہار
شایان دید ہیں یہ گلستان نئے نئے

تازہ جنون ہے دستِ جنون کے لیے مجھے
درکار ہونگے روز گریبان نئے نئے

سبزہ ہو سیر باغ ہو مطرب ہو یار ہو
جی میں بھرے ہوئے ہیں یہ ارمان نئے نئے

انداز اونکے روز نئے دیکھتا ہوں میں
پیدا ہوے ہیں جان کے خواہان نئے نئے

جو غیر پر ہوے وہ مرے کام کے نہیں
مجھ پر ستم ہوں میں ترے قربان نئے نئے

کیونکر وہاں میں پہونچوں مجھے جانتا ہے کون
دربان نئے نئے ہیں نگہبان نئے نئے

تازہ کلام اپنا مسرتؔ سنائیے
بزمِ سخن نئے ہے سخندان نئے نئے

دیکھی صورت جو کبھی مجھے راحت آئی
یاد جس دم مجھے اُس شوخ کی صورت آئی
ہوگئی صبح سیہ بختی کو روتے روتے
جب مجھے یار کے ملنے سے ہوئی مایوسی
ایک دو وار بھی تلوار کے ہم پر نہ کیے
یاد آیا مجھے پھر کوچہ گیسوائے دل
دیکھی کچھ خندۂ گل مین جو ترے رخکی ادا
تپِ فرقت مین اُٹھا درد جگر مین میرے

ناتوانی گئی تن مین مرے طاقت آئی
جس نے صورت مری دیکھی اُسے حیرت آئی
دو گھڑی نیند نہ مجکو شبِ فرقت آئی
پوچھنے کے لئے آنسو وہین رقت آئی
تم کو اتنی بھی ہماری نہ مروت آئی
ہمکو معلوم ہوا پھر تری شامت آئی
کیا کہوں گل پہ مجھے کیسی محبت آئی
ہاے یہ اور مصیبت پہ مصیبت آئی

رویا مین دیکھ کے اونکو تو وہ ہنسکر بولے
بات کیا غم کی تمھین یاد مسرت آئی

ہم اپنے گھر سے اُٹھکر کوچہ دلدار مین آئے
ترے دیدار کے بہلانے مین ہم نقد جان دیدین
ہوا اس سے قتل مجھسا سخت جان کتنے کی باتین
ابھی یہ ای لبِ جان بخشِ جانِ چاق ہو جائے
ہوئے وہ یہ سمجھکر خوش کہ اسکا آج دل ٹوٹا

کہ وہ دوزخ سے نکلکر خلد کے گلزار مین آئے
جو ایجانِ جہان تو ناز کے بازار مین آئے
کمان سے کاٹ ایسے آپکی تلوار مین آئے
تصور گر ترا میرے دلِ بیمار مین آئے
جو قطرے خون کے ساتھ آنسو نکے چشمِ زار مین آئے

مسرت لذتِ وصلِ بتان کا ذکر ہے ان مین
عجب کیا ہے مزہ گر آپکے اشعار مین آئے

ہے اُنکا امتحان منظور قسمت آزماتی ہے
کرینگے خواہش اُنسے دلمین اب یہ ٹھانی ہے

قیامت کوئی سمجھا کوئی اسکو فتنۂ دوران
عجب ہنگامہ آرا آپ کا عہدِ جوانی ہے

غنیمت ہی کیا گر نزع مین بھی وصل کا وعدہ
تمہاری قدردانی سے ہے تمہاری مہربانی ہے

یہ چھلا کیسا پہنا ہے جو پوچھا غیر نے اُن سے
کہا اک آہ بھر کر مرنے والے کی نشانی ہے

شبِ فرقت کا حال اُن سے جو رو رو کر کہا ہمنے
تو فرمانے لگے وہ کیا مزے کی یہ کہانی ہے

شمیمِ گل بھی آوارہ رہی ہے اے گلِ خوبی
نہ تنہا کچھ صبا نے ترے غم مین خاک چھانی ہے

جفا مین ترا شہرہ ہے وفا مین نام ہے میرا
نہ میرا مثل ہے کوئی نہ تیرا کوئی ثانی ہے

وہ سو سو گالیان اک اک زبان مین ہمکو دیتے ہین
یہ کیسی بے زبانی ہے یہ کیسی بیدہانی ہے

ہمارے پاس آپ آہی گئے شب خواب مین آخر
عدو سے پوچھئے کیسی یہ تیری پاسبانی ہے

وہ میرے آبدار اشعار سنکر اسطرح بولے
طبیعت مین تمہاری اے مسرت کیا روانی ہے

پئے سیرِ چمن کیا وہ گل خوش رنگ آیا ہے
چمن مین بلبلون نے آج کیسا غل مچایا ہے

یہ کیون تلوار کے ہاتھ اے ستمگر صاف ہوتے ہین
ہمارے قتل کا کیا آپ نے بیڑا اُٹھایا ہے

نہ تھا کچھ دور شادیِ مرگ ہو جاتا اگر ہم کو
کہا جب آکے قاصد نے چلو تمکو بلایا ہے

کبھی ملتے نہین ہو منہ چھپا کر ایسے بیٹھے ہو
کہ گویا تمنے ہی نقدِ دلِ عاشق چرایا ہے

بلایا مین نے جب اونکو کہا کچھ کام ہے ہمکو
کہان کا کام جی سے جھوٹ اک فقرا بنایا ہے

دلِ پُر درد کو میرے لگالے اپنے سینے سے
یہ تیری بزم مین اے جانِ جان برسون مین آیا ہے

تمہارے پاس کیونکر آئین تمکو کیسی بلوائین
مسرت اب انھون نے ربط غیرون سے بڑھایا ہے

اس قدر صاحب نہ تمکو ہمسے نفرت چاہیئے
ہم ہین عاشق ہمکو اے حضرت سلامت چاہیئے

جب کہا مینے کہ تمکو مجھ سے الفت چاہیئے
بولے اس دعوی پہ آخر کوئی حجت چاہیئے

نکہتِ گیسو ہوا اور خوشبوے پسینے کی تری
مشک کی خوشبو نہ گل کی ہمکو نکہت چاہیئے

غیر ہی بوسے لیے جاتے ہین یہ کیا قہر ہے
کچھہ نکلنی میرے دلکی بہی تو حسرت چاہیئے

میرے آگے میرا دل کا توڑنا زیبا نہین
کچھہ مروت میری بہی اے بیمروت چاہیئے

اپنے بیگانے اگر بیٹھے ہین کچھہ پروا نہین
اے مسرت حق تعالی کی عنایت چاہیئے

دام گیسو بچھا دیا کس نے
مرغِ دل کو پھنسا دیا کس نے

مہر و مہ منہ چھپا کے کیون بیٹھے
روے روشن دکھا دیا کس نے

غیرِ دزدِ حنائے دستِ صنم
دلکو میرے چرا لیا کس نے

داغ سے حفظ گنجِ غم کے لیے
قفل دل پر لگا دیا کس نے

سید ہے سادے تہے بھولے بھالے تہے
شوخ تم کو بنا دیا کس نے

یاس و حسرت کو دل مین جانے کا
ہائے رستہ بتا دیا کس نے

مین تصور مین اوسکے سویا تھا
اے مسرت جگا دیا کس نے

الفت کسی گلرو سے دوبارا نہ کرینگے
بلبل کیطرح رنج گوارا نہ کرینگے

کہتے ہین ترے نام سے ہے ہم کو تنفر
اب نام ترا لیکے پکارا نہ کرینگے

مرجائینگے کہا کہا کے مرے جان ہمین غوطے
ہم بحرِ محبت سے کنارا نہ کرینگے

کس طرحسے کہدینگے کہ تو سب سے ہے بہتر
جب تک تری صورت کا نظارا نہ کرینگے

نوعمر ہو ڈرجاؤ گے بس آگے نہ پوچھو
کہنے لگے دیکھا جو مرا حالِ پریشان

حال اپنا بیان ہم ابھی سارا نہ کرینگے
اب ہم کبھی زلفون کو سنوارا نہ کرینگے

اک بوسہ بھی کیا ہمکو ملیگا نہ مسرت
کیا اتنا بھی کنا وہ ہمارا نہ کرینگے

آس اونکے آنے کی تہی جو شب بہر لگی ہوئی
آنکھین رہین ہماری سوئے در لگی ہوئی

گو ہون گنہگار مگر دلکو ہے مرے
امید عفو خالقِ اکبر لگی ہوئی

عاشق کی داد خواہی تماشا نہین ہے کچھ
یہ بہیڑ کیسی ہے سرِ محشر لگی ہوئی

بٹتا نہین وہیان مرا دوسری طرف
رٹ ہے تمہارے نام کی دلبر لگی ہوئی

اب کیا نظر کریگی کسی غیر کی طرف
ہے آنکھ تجھ سے اے بت کافر لگی ہوئی

ممکن نہین کہ عشق بتان ہو تجھے نصیب
اے شیخ مہر ہے ترے دل پر لگی ہوئی

تدبیر پر ہے ناز مسرت رقیب کو
اپنی نظر ہے سوئے مقدر لگی ہوئی

تہمتا نہین ہے خون مری چشمِ پُرآب سے
دم ناک مین ہوا ہے بتون کے عتاب سے

ہمنے تمہارے ناز اٹھائے ہین بےحساب
اندہیر ہے کہ دیتے ہو بوسے حساب سے

سینے مین سوز دل مین تپش ہے جگر مین درد
مانگون پناہ ہجر مین کس کس عذاب سے

دم بہر کسی جگہ کسی پہلو نہین ہے چین
اللہ بچہائے اس دلِ پر اضطراب سے

للہ ہونا نہ مسرت کو حشر مین
یہ عرض ہے جنابِ رسالت مآب سے

مجھ سے چھوڑا دیا انہین اکبار دیکھئے
اب آگے کیا سکہائینگے اغیار دیکھئے

اے میری جان جان مین جان میری آگئی
للہ مسکرا کے پھر ایک بار دیکھئے

منہ سے خدا کیواسطے پردہ اٹھایئے
لاکھون کھڑے ہین طالب دیدار دیکھئے

ہے نازنین کمر مجھے ڈر ہے لچک نہ جائے
کسکر بہت نہ باندہیئے تلوار دیکھئے

ڈھلنے دو دن ہے دہوپ ابھی گھر نہ جایئے
کمہلا نہ جائین پہول سے رخسار دیکھئے

ڈرتا ہون ہو نہ جائے نظر اپنی آپ کی
آئینہ میریجان نہ ہر بار دیکھئے

رخصت کے وقت رو کے کہا جب مجھے یار نے
اب کب نصیب ہو تجہے دیدار دیکھئے

کانون سے سننے یار کی تقریر رات دن
آنکھون سے اوسکا جلوہ دیدار دیکھئے

شکوہ کیا ستم کا تو اُس بت نے یہ کہا
اچھا مسرت اور طرحدار دیکھئے

یہ نئے انداز سیکھے ہو ستانے کیلئے
غیر سے ہنستے ہو تم مرے رولانے کیلئے

آج ہی کی رات تھی مہندی لگانے کیلئے
اچھے فقرے گڑھتے ہین وہ یان نہ آنے کیلئے

آج کیون گیسو سنورتے ہین بتاؤ تو سہی
جال پہیلاتے ہو کس کا دل پہنسانے کیلئے

نازبیجا آپ کا ہم سے نہ اُٹھے گا کبھی
اور کوئی ڈھونڈیئے عاشق ستانے کیلئے

تم ہو اور تلوار بھی عاشق ہے اور اغیار ہین
عذر کیا باقی رہا اب آزمانے کیلئے

طیب خاطر کو عدو کی سردمہری مجھسے ہے
گرمجوشی غیر سے میرے جلانے کیلئے

بولے وہ مین رو چلا سنکر جو اونکی گالیان
آئے تھے کس بودگی پر دل لگانے کیلئے

وصل کی شب وہ سحر تک ہمسے روٹھے ہی رہے
منتین کیا کیا نہ کین اونکے منانے کیلئے

تلخ سے انداز سے گفتار سے رفتار سے
اے میریجان تونے دل سارے زمانے کیلئے

اے مسرت ہین رقم اسمین مضامین لطیف

یہ غزل بھیجین گے ہم اُسکے سنانے کیلئے

ایک حسرت ہی مرے دل مین یہ باقی ساقی
کہ پلا دے تو مجھے بھر کے پیالی ساقی

ایک مدت سے مرا جام ہے خالی ساقی
کیون نہ دن رات کے جاؤن مین سباقی ساقی

ہون مین ایک رند بلانوش دے جا مجکو
جام پر جام پیالی پہ پیالی ساقی

روئے گلرنگ ذرا اپنا دکھا دے مجکو
دے کسی اور کو تو بھر کے گلابی ساقی

مُردنی چھائی مرے منہ پہ بھر آئین آنکھین
جام مے تو نے دیا مجکو جو خالی ساقی

ابر گلشن پہ ہے چھایا ہوا لا جام شراب
یاد کرتے ہین تجھے سارے شرابی ساقی

مجھ سے کیا پوچھ رہا ہے کہ پلاؤن کتنی
جس قدر چاہے تری ہمتِ عالی ساقی

بعد مدت کے ہم آئے ہین نہ دی صاف جواب
دُرد ملجائے اگر مے نہین باقی ساقی

کھل گئین آج مسرت کی خوشی سے باچھین
ہاتھ سے اپنے جو مے تو نے پلائی ساقی

مے وحدت کا مجھے جام پلا دے ساقی
پردہ کثرت کا مرے دل سے اُٹھا دے ساقی

پارسای کا ہو قل زہد کا نشہ ہو ہرن
شیخ کو قلقل مینا جو سنا دے ساقی

لوٹ دے لاکہ صفین جسکی ہر اک گردشِ چشم
مست سرشار ہمین ایسا خدا دے ساقی

ایک ساغر سے بھلا میرا بھلا کیا ہو گا
خم کے خم منہ سے مرے آج لگا دے ساقی

کیا مزہ ہو جو کہین حضرت زاہد آ کر
خیر ہو تیری مجھے بھی تو پلا دے ساقی

باغ ہے یار ہے گھنگور گھٹا چھائی ہے
آج تو بادہ پرستون کو چھکا دے ساقی

پارسائی پہ بہت کچھ ہے مسرت کو گھمنڈ
تو ذرا ہنس کے کوئی جام پلا دے ساقی

تم میرے نصیبون کو جگایا نہین کرتے
اے واے کبھی ساتھ سُلایا نہین کرتے

وہ ہم پہ جفا کرتے ہین پروا نہین کرتے
ہم اونکی جفا سہتے ہین شکوا نہین کرتے

غیرون سے شب و روز ہنسا کرتے ہو صاحب
اور کہتے ہو ہم تجکو رولایا نہین کرتے

پامال نہین ہوتے ہین کس دن دلِ عشاق
رفتار سے کب حشر وہ برپا نہین کرتے

اب کیا کہین ہم آپ سے جب آپ یہ فرمائین
عشاق کو ہم اپنے ستایا نہین کرتے

مہندی کبھی ملتے ہین بناتے ہین کبھی زلف
دل لینے کی تدبیرین وہ کیا کیا نہین کرتے

ڈر ہے کہین دشمن نہ مقلد ہو ہمارا
اسواسطے ہم عرضِ تمنا نہین کرتے

اتنا دل عاشق کو ستاتے ہین کہ توبہ
کچھ بھی تو یہ بت خوف خدا کا نہین کرتے

کہتا ہے وہ بت دلمین تمہارے نہین آتے
کعبہ ہے یہ ہم اسکو کلیسا نہین کرتے

مجسا کوئی عاشق نہ ملے گا نہ ملے گا
تم مجکو برا کہتے ہو اچھا نہین کرتے

جب اُن سے مین کہتا ہون کب آوگے مرے گھر
منہ پھیر کے کہتے ہین کہ وعدا نہین کرتے

منظور اگر قتل ہی کرنا ہے تو پھر کیون
مژگانِ صف آرا کو اشارا نہین کرتے

کیون زیست سے بیزار نہون اپنے مسرت
آیا نہین کرتے وہ بُلایا نہین کرتے

کسیکے دل کو لبھاوگے کیا کہو تو سہی
بنائی کس لیے زلفِ دوتا کہو تو سہی

تم ایسے کیون ہو مریجان خفا کہو تو سہی
ہوئی ہے کونسی ہمسے خطا کہو تو سہی

رہے تھے غیر کے گھر رات کیا کہو تو سہی
یہ رنگ چہرہ کا کیون اُڑگیا کہو تو سہی

خمار آنکھو مین ہے کاکلین پریشان ہین
کہان رہے تھے شب اے مہ لقا کہو تو سہی

کہا جو مین نے کہونگا مین بیوفا تمکو
بگڑکے ناز سے بولے بھلا کہو تو سہی

بتاؤ تو ہین یہ محشر خرامیان کس کی
ہین کسکی چال سے فتنے بپا کہو تو سہی

ہمارے کشتے کو کافی ہے جنبش ابرو
یہ باندہی کس لیے تیغ جفا کہو تو سہی

کسی کا کہنا یہ سینہ پہ ہاتھ رکھکر ہائے
کہ درد دل نہ تہمایا تہما کہو تو سہی

ہوئی شکایتین سب محجوب کہا اُس نے
کہ کیسے آئے ہو کیا مدعا کہو تو سہی

رقیب سے سر محفل ہے گرمجوشی کیون
ہمین جلانے سے کیا فائدہ کہو تو سہی

بنا دیا تمہین معشوق دو دعا مجکو
شعور بات بہی کرنیکا تہا کہو تو سہی

لیا جو سوتے مین بوسہ خطا ہوی ہمسے
کبہی معاف بہی ہو گی خطا کہو تو سہی

اب انکو چہوڑو خدا کی طرف لگاؤ دل
دہرا ہی کیا ہے مسرت ہے کیا کہو تو سہی

عشق اسکو بسکہ ہے کف رنگین یار سے
ہم ہاتھ دہو چکے ہین دل بیقرار سے

پہر تم تو آج پہر گیے قول و قرار سے
اب کیا کہے کوئی دل امیدوار سے

تم سے شریر و شوخ کو دیناہی دل نہ تہا
افسوس بات جاتی رہی اختیار سے

غیرون سے کیا لڑا ہی ہین آنکھین بتا تو دو
آتے ہو تم نظر مجہے کچہہ شرمسار سے

اب ایسے دور کہیچتے ہو وہ دن بہی یاد ہین
ملتے تہے آپ کیسی محبت سے پیار سے

شکوہ کیا جفاؤن کا اون سے تو ناز سے
گردن مین میری ڈالدے ہاتہ پیار سے

حرف امید لب پہ ہو کیا اس سے فائدہ
آتی ہے بوی یاس دل داغدار سے

سینے جو یہ کہا کہ ہو تم گل سے خوب تر
کہنے لگے کہ تم بہی ہو بہتر ہزار سے

دین بیشمار اُس نے مسرت کو گالیان
بوسے لیے جو اُس نے زیادہ شمار سے

دل کو مرے لگی ہے شراب و کباب کی
واعظ تجھے ہے فکر عذاب و ثواب کی

بوسے جو بیحساب لئے ہین خفا نہو
معذور ہین کہ مشق نہین ہے حساب کی

خوفِ خدا سے دل ہی مین ہم پیکے رہ گئے
کی شیخ نے جو آج مذمت شراب کی

میٹھے سے جو مرے اُسے کیون زہر دیجئے
لو جان ہنس کے کیا ہے ضرورت عتاب کی

اچھا کیا جو آپ نے برباد کر دیا
عادت خراب تھی دلِ خانہ خراب کی

اُلجھیڑے مین پہنسو گے خدارا نہ اسکو لو
ہے اسمین یاد گیسوے پر پیچ و تاب کی

تڑپا یہ اس ادا سے کہ آج انکے دلمین بھی
گھر کر گئی تڑپ دلِ خانہ خراب کی

منہ کس کا ہے کہ بات کا تیری جواب دے
کیا بات ہے تری سخنِ لاجواب کی

روزِ حساب کا ہے مسرت کو خوف کیا
اُمت مین ہے جنابِ رسالتمآب کی

وعدۂ وصل یار کرتا ہے
کون یان اعتبار کرتا ہے

ہجر کی دیکھین اب تلافی کیا
وہ تغافل شعار کرتا ہے

کیا کیا مین نے اسکا جو غمزہ
جبر بے اختیار کرتا ہے

کہتے ہین وعدہ کب کیا ہمنے
کیون کوئی انتظار کرتا ہے

پھر کیا قصد عرضِ مطلب کا
کیا دلِ بیقرار کرتا ہے

میرے دلکا بھی کیا کلیجہ ہے
اُسکے ابرو کو پیار کرتا ہے

اے مسرت ہزار رنج مین دل
شکر پروردگار کرتا ہے

چہرۂ پرنور کھلاؤ خدا کیواسطے
جان بلب ہون اب نہ ترساؤ خدا کیواسطے

ذکر کر کے غیر کا کیون دل جلاتے ہو مرا / جاؤ جاؤ بس وہین جاؤ خدا کے واسطے

یکا وعدہ رات کے آنے کا تھا ای رشک ماہ / کیون نہین آتے یہ بتلاؤ خدا کیواسطے

شکوۂ جور و ستم پر کیا ہی جھنجھلا کر کہا / بس زبان میری نہ کہلواؤ خدا کیواسطے

انتظار اب ہو نہین سکتا دل بیتاب سے / جلد آؤ جلوہ دکہلاؤ خدا کیواسطے

ہمسے کر کے گرمیان دکہلا کے روی آتشین / عشق کی آتش نہ بھڑکاؤ خدا کیواسطے

میرے سمجھانے سے کچھ حاصل نہین ہی ہمدمو / اس بت کافر کو سمجھاؤ خدا کیواسطے

آئے ہو وعدے پہ تو ارمان نکل جانے بھی دو / آجکی شب تو نہ شرماؤ خدا کیواسطے

آہین کیون بہرتے ہو ہر دم روز و شب رو رو کے یون / اے مسرت کچھ تو بتلاؤ خدا کیواسطے

قطعہ در تقریب تولد نور چشم میان قدر محمد خان ہمشیرزادہ مصنفہ

کہلا غنچۂ آرزو آج یارب / یہ تازہ گل باغ ثروت مبارک

زمانہ ہے اس مژدہ سے عشرت آگین / الٰہی ہمیشہ یہ عشرت مبارک

ہوا آج طفل خوش اقبال پیدا / مبارک سلامت سلامت مبارک

مسرت دعا کر تو حق سے کہ یارب / یہ خورشید اوج سعادت مبارک

بداندیش کو رنج و خواری ہمیشہ / ہوا خواہ کو ہو مسرت مبارک

قطعۂ تاریخ گلشنِ مسرت از نتائج افکار بلند عمدہ مخدرات زمان وزبدہ خواتین دوران نازش حیا وعفت مشرف دلہن صاحبہ متخلص بہ ثروت

چھپ گیا ثروت مسرت کا کلام — جاے شکر ایزدِ غفار ہے
سچ اگر پوچھو تو یہ دیوان نہین — شاعری کا پرفضا گلزار ہے
دیکھتے ہی کھل گئی دل کی کلی — دلکشا کیا بندشِ اشعار ہے
کیون نہ شاعر غش ہون بلبل کیطرح — ہر غزل اک گلشنِ بیخار ہے
شاعری کا نام روشن کیون نہو — ہے جو مطلع مطلعِ انوار ہے
دلبرون سے بڑھ کے اسکا شعر شعر — دل لبھانے کے لیے تیار ہے

طبع کا سال اسکی ثروت یون لکھو
دلپسند و دلنشین گفتار ہے ۱۳۱۶ھ

ولہٗ

پری جمال جو ہے شعر شعر دیوان کا — زمانہ کہتا ہے اندر کا یہ اکھاڑا ہے
ہوئین کلام مسرت کی شہرتین کیا کیا — جو وہ نہین تو زمانہ مین نام اونکا ہے
نہ دل سے صدقے ہون اسپر تو کیا کرین شاعر — ہر اک غزل کا کچھ انداز ہی نرالا ہے
سناؤ مصرعہ تاریخ فضلی اے ثروت — عجب کلام مسرت کا شادی افزا ہے ۱۳۱۶ فضلی

دیگر

مسرت کا ثروت یہ دیوان نہین — سخن کا دل آویز گلزار ہے
زبان پر مری عیسوی سال طبع — پسندیدہ و نغز گفتار ہے ۱۸۹۹ء

قطعہ تاریخ طبع دیوان از نتایج افکار بلند و ثمرات خیالات ارجمند کامگار و کامور میان قدر محمد خانصاحب متخلص بہ نامور

یہ ہے نامور میری خالہ کا دیوان
نظیر اسکا آفاق مین ہان نہین ہے

طرب آفرین ہے کلام مسرت
وہ دل کونسا ہے جو شادان نہین ہے

عزیزا اسکو جو دل سے بڑھکر نہ رکھے
وہ شاعر نہین ہے سخندان نہین ہے

لکھی طبع کی اسکی تاریخ سینے
نیا باغ ہے اک یہ دیوان نہین ہے
۱۳۱۶ھ

ولہ

طبع سے اس نفیس دیوان کے
نامور جاگے شاعری کے نصیب

اسکو کہتے ہین نکتہ پردازی
داد دین آکے شاعران لبیب

بامزہ شعر جان فزا مضمون
خوشنما لفظ دلکشا ترکیب

خوب تاریخ طبع ہاتھ آئی
چمن تازۂ سخن ہے عجیب
۱۳۱۶ھ

قطعہ تاریخ از نتایج طبع وقاد و ذہن نقاد از نونہال گلستان ستودہ اخلاق میان سید عبدالباقی متخلص بہ باقی نبیرہ نجابی بی صاحبہ خواہرہ عزیزہ سرکار نامدار و جاگیردار سلمہ اللہ تعالی

دل شاد ہوا خلق کا دیکھا جو یہ دیوان
دیوان ہے الہی کہ ہے یہ گلشن عشرت

چھپنے سے ہے دل خوش مگر اس بات کا غم ہے	نکلا ہے پس از مرگ یہ ارمانِ مسرت
باقی کہو پوچھے جو کوئی طبع کی تاریخ	بہجت دلِ دانا کی ہے دیوانِ مسرت ۱۳۱۶ھ

قطعہ تاریخ تدوین و طبع دیوان از رشحات قلم بلاغت رقم چمن آرائی گلشن سخندانی منشی سید جمیل احمد صاحب سہوانی منشی روبکاری سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا و ملکہا

نہیں ہیں آبدار الفاظ اس دیوان کے شعر و نہیں	گہر برسے ہیں یہ کلکِ در افشانِ مسرت سے
جمیل اس مصرعہ تاریخ برجستہ پہ نازاں ہوں	ہوئے دل شاد بہجت طبع دیوانِ مسرت سے ۱۳۱۶ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع مستقیم سید محمد عبد السلیم بخشی ڈیوڑہی خاص حضور سرکار دام اقبالہا تلمیذ جناب افتخار الشعرا حافظ خان محمد خان صاحب شہیر سلمہ القدیر

جنت آرام منور دلہن	کہ مسرت بسخن نامش بود
گرد آورد و عجب دیوانے	کہ دگر مثل و نظیرش نہ نمود
گشت مطبوع دم فکر سلیم	دلِ من مخزن خوبی فرمود ۱۳۱۶ھ

قطعہ تاریخ از شاعر شیوا بیان محمد صفدر علیخان متخلص بہ صفدر مہتمم فراش خانہ تاج محل

طرفہ دیوانِ مسرت چھپ گیا	اب ہوئی تسکین قلبِ ناشکیب

خوبی تحریر و حسن طبع سے
اور دونی ہو گئی دیوان کی زیب

عرش پر ہے پست مضمونکا دماغ
ہے فرازِ آسمان اسکا نشیب

ہے یہ دیوان بسکہ صفدر دلپسند
لکھئے تاریخ اسکی نظمِ دلفریب ۱۳۱۶ھ

قطعہ تاریخ طبع زاد از ڈاکٹر فتح محمد صاحب المتخلص بہ حاذق

نہین دیوان یہ کوئی دلبر جادو فن ہے
ہے نئی چھب نیا انداز نیا جوبن ہے

طبع سے اسکے ہوا نام مسرت زندہ
خوش ہر اک اہلِ سخن شاد ہر اہلِ فن ہے

فکر تاریخ مین کیون محو ہوئے سے حاذق
کہدو دیوان مسرت نہین یہ گلشن ہے ۱۳۱۶ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع وقاد شمشاد علی شمشاد داماد ملا عبد الحسین مہتمم اصراف روبکاری سلمہ اللہ الباری

چھپا اندنون کیا مسرت کا دیوان
خوشی سے ہے لبریز دل شاعرونکا

نہ کیون لوٹ ہون اسپہ دل اور آنکھین
دلون کا ہے محبوب آنکھون کا پیارا

فصاحت کا دل ہے بلاغت کی جان ہے
سنا ہے کہین مثل اسکا نہ دیکھا

ہر اک شعر پر کیون نہ دم دین سخنور
نرالی ہے ترکیب مضمون انوکھا

لکھو طبع کا سال شمشاد اسکے
کہ ہے گلشن پر بہارِ تمنا ۱۳۱۶ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد حکیم محمد فضل اللہ صاحب المتخلص بہ حاذق پسر جناب حکیم عماد الحسن صاحب

اے صل علی عجیب دیوان نکلا — رنگین و شگفتہ باغ جنت ہے یہ
لکھا حاذق نے سال طبع و تالیف — دیوان نہین گلشن مسرت ہے یہ

ایضاً

جب چھپ چکا یہ دیوان جس نکتہ رس نے دیکھا — دل ہو گیا شگفتہ خوش ہو گئی طبیعت
کیا نظم منتظم ہے سلک گہر ہے گویا — معنی مین ہے بلاغت لفظونمین ہے فصاحت
کر فکر تازہ حاذق لکھہ سال طبع رنگین — مطبوع دل ہوا وہ کیا گلشن مسرت
۱۳۱۷ھ

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر محمد قادر علیخان ولد احمد خان صوفی مرحوم و مغفور مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

واہ کیا عمدہ چھپا دیوان واہ — جسکے پڑہنے سے بہت دل خوش ہوا
ایک سے بڑہ کے ہے عمدہ شعر ایک — اور ہے ہر شعر مین مضمون نیا
جب ہوئی تاریخ کی قادر کو فکر — کان مین ہاتف کی یہ آئی ندا
عیسوی سن مین یہ مصرع کر رقم — خوب اشعار مسرت واہ وا
۱۸۹۹ء

قطعہ تاریخ طبعزاد محمد ناصر علیخان ولد احمد خان صوفی مرحوم و مغفور

واہ کیا حضرت مسرت نے — لکھا دیوان دل ہے جسپہ نثار
نئے مضمون بندشین بہی چست — اونمین پہر جو چلا یہ تھا دشوار
آنکھوں سے مس کرینگے سب خوش چشم — سینے پر رکھین گے اسے دلدار
چاہا ناصر نے ہو کوئی تاریخ — چھپ کے جس وقت ہو گیا تیار
غیب سے صاف یہ صدا آئی — لکھدو ہے کیا ہی دفتر اشعار
۱۳۱۷ھ

تمت